تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر اُستوار　　　لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تحریک خلافت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

بانی : اقتدار احمد مرحوم　　۲۲ تا ۲۹/اکتوبر ۱۹۹۸ء　　مدیر : حافظ عاکف سعید

استقامت اور نظم : کامیابی کی کنجی

نظم سب سے بڑی شرط ہے اور یہ آخری بھی ہے اور پہلی بھی ہے۔ کائنات کا پورا کارخانہ اسی نظم کی طاقت پر چل رہا ہے۔ مقصود اس سے یہ ہے کہ عمل کا تمام حلقہ ایک رشتہ میں منسلک ہو جائے' کوئی کڑی اس سے باہر نہ جانے پائے' جو راہ قرار دی جائے سب اسی پر گامزن رہیں اور سارا حلقہ اس انتظام اور یکسانیت کے ساتھ کام کرے' گویا سب کے دل اور جذبات ایک ہی سانچے میں ڈھل گئے ہیں۔

سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ "نظم" لوگوں میں پورا پورا ضبط اور اپنے اوپر قابو پانے کا ملکہ پیدا کردے' اشتعال ان کو ہلا نہ سکے اور غیض و غضب ان پر قابو نہ پا سکے۔ وہ وقت پر بھڑک نہ اٹھیں' بے جا جوش میں آکر اپنا کام فراموش نہ کردیں۔ قید و بند کے یہی معنی ہیں کہ ہم از خود قید ہوں۔ قربانی و خود فروشی کے یہی معنی ہیں کہ ہم ہر طرح کی تکلیف اور نقصان برداشت کریں۔

پس اگر ایسا ہونے لگے تو اچنبھا کیوں ہو؟ غصہ کیوں آئے؟ انتقام کا ارادہ کیوں کریں؟ پیاسا پانی سے نہیں بھاگتا اور مفلس نے کبھی ایسا نہیں کیا کہ دولت ملنے پر لڑنے لگا ہو۔ اگر ہم واقعی راہ حق میں قید ہو جانے کیلئے تیار ہیں اور سچ مچ ہمارے دل کا یقین یہی ہے کہ اس منزل سے ہو کر کامیابی تک پہنچیں گے تو پھر ہمارا مطلوب و مقصود یہی ہونا چاہئے اور اگر مقصود ملنے کی راہ کھل جائے تو ہمیں خوش ہونا چاہئے۔ ایک دوسرے کو مبارکباد دینا چاہئے' ایسا نہ ہو کہ ہم بھاگیں اور بے قابو ہو کر لڑنے پر اتر آئیں؟ یہ شرط سب سے بڑی اور نازک شرط ہے اور ساری کامیابی اسی پر موقوف ہے۔ اگر یہ طاقت پیدا نہ ہوئی تو پھر قربانی اور استقامت کچھ بھی سود مند نہ ہوگی۔ فوج کتنی ہی بہادر اور جانباز ہو' اگر اس میں نظم و استقامت نہیں ہے تو اس کی شجاعت و جانبازی یک قلم رائیگاں ہو جائے گی۔ کم از کم ملک میں بکثرت ایسے کارکن مہیا ہو جانے چاہئیں جو وقت آنے پر لوگوں کے جذبات کو مسخر کر سکیں اور اشتعال اور بے راہ روی پر پوری طرح قابو پالیں۔

(تحریک آزادی اور مسلمان' سید ابوالکلام آزاد)

شمارہ : 41　　قیمت : 3 روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ
حافظ عاکف سعید

حکومت کے لئے ایک اور کڑا امتحان

ایک تازہ خبر کے مطابق کہ جو اخبارات میں شہ سرخی کے طور پر شائع ہوئی ہے 'پاور کمپنیوں سے تصفیہ ہونے تک آئی ایم ایف نے حکومت پاکستان کے ساتھ مذاکرات سے انکار کر دیا ہے۔ واشنگٹن میں آئی ایم ایف کے ایک ترجمان نے فنڈ کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے اجلاس کے بعد اخبار نویسوں کو بتایا کہ پاکستان کے لئے موعودہ ۱.۶ ارب ڈالر مالیتی قرضے کے لئے بات چیت کی بحالی کا معاملہ پورے طور پر نجی پاور کمپنیوں سے حکومت پاکستان کے حالیہ تنازعے کے تسلی بخش تصفیہ پر موقوف ہے۔ خبر کے مطابق آئی ایم ایف نے بجلی کے نرخ میں کمی کے حکومتی فیصلہ کا بھی نوٹس لیا ہے اور اس ضمن میں حکومتی بیانات اور اقدامات پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔

قارئین کو یاد ہو گا کہ میاں محمد نواز شریف نے وزارت عظمیٰ کا قلمدان سنبھالنے کے فوراً بعد اپنے پہلے پبلک خطاب میں بجلی پیدا کرنے والی ملٹی نیشنل کمپنیوں کے ساتھ معاہدات کو پاکستانی معیشت کے لئے سم قاتل قرار دیتے ہوئے ان پر نظر ثانی کرنے اور اس معاملے کو عالمی عدالت میں لے جانے کے عزم کا اظہار کیا تھا۔ چنانچہ نجی پاور کمپنیوں کے ساتھ حکومت کی نوک جھونک تو پچھلے ڈیڑھ برس سے جاری تھی لیکن اس معاملے میں کوئی ٹھوس اقدام اور ان کمپنیوں کے ساتھ سخت رویہ حکومت کی جانب سے پہلی بار دیکھنے میں آیا جب میاں نواز شریف نے قوم سے اپنے حالیہ خطاب میں نہ صرف یہ کہ حبکو کی بدعنوانیوں کا نوٹس لیتے ہوئے ان کے ساتھ کئے گئے ترمیمی معاہدے کی منسوخی کا اعلان کیا بلکہ اس کے منسوخی کے نتیجے میں واپڈا کو ملنے والے ریلیف کو عوام میں تقسیم کرنے کی خاطر بجلی کے نرخ میں کمی کا اعلان بھی کیا۔ وزیر اعظم کے اس اعلان نے بجلی کے ہوشربا بلوں کے ہاتھوں زخم رسیدہ عوام کے زخموں پر مرہم کا کام کیا اور موجودہ حکومت سے وابستہ عوام کی جو دم توڑتی توقعات میں ایک بار پھر زندگی کی سرسراہٹ محسوس کی جانے لگی —— یہ امر واقعہ ہے کہ اشیائے صرف کی قیمتوں میں مسلسل اضافے' روپے کی قدر میں لگاتار کمی اور بجلی اور دیگر یوٹیلٹی بلوں میں ہوشربا اضافے نے عام آدمی کے لئے جس میں مزدوروں' کسانوں اور محنت کشوں کے ساتھ ساتھ سفید پوش طبقے کی ایک عظیم اکثریت بھی شامل ہے' جینا دوبھر کر رکھا ہے۔ جس کے نتیجے میں نہ صرف یہ کہ چوری چکاری' ڈاکہ زنی اور لوٹ مار کے واقعات میں سنگین اضافہ ہوا ہے بلکہ حرام ذرائع سے حصول معاش ملک کی ایک عظیم اکثریت کے لئے ایک ناگزیر ضرورت بن چکا ہے۔ چنانچہ قوم کی مجموعی کیفیت یہ ہے کہ جس کا جہاں بس چلتا ہے وہ ہاتھ مارنے اور کرپشن میں ملوث ہونے سے دریغ نہیں کرتا (الا ماشاء اللہ) اور جو شریف آدمی اس کی ہمت اپنے اندر نہیں پاتا اس کے لئے خودکشی کے ذریعے غم روزگار سے ہمیشہ کے لئے رستگاری کے سوا اور کوئی راستہ باقی نہیں رہ جاتا۔ روزانہ خودکشی کے واقعات میں تشویشناک حد تک اضافہ اس امر پر شاہد و عادل ہے —— اس پس منظر میں وزیر اعظم کی جانب سے بجلی کے بلوں میں کمی کا اعلان یقیناً امید کی پہلی کرن کا درجہ رکھتا ہے۔

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ ملٹی نیشنل پاور کمپنیوں کے ساتھ یہ حد درجہ غیر منصفانہ معاہدہ جس حکومت نے بھی کیا تھا' وہ انتہائی لائق مذمت ہے۔ ملٹی نیشنل کمپنیوں کے خوشنما عنوان کے لبادے میں چھپے ہوئے یہ عالمی بھیڑیئے پاکستان کے عوام کی رگوں سے آخری قطرۂ خون تک نچوڑنے کے درپے ہیں۔ لیکن یہ بات بھی مسلم ہے کہ "ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات"۔ ہم نے بحیثیت قوم ملکی مفادات پر قومی مفادات کو ہمیشہ ترجیح دی۔ ہمارے سرمایہ دار طبقے' بیورو کریٹس اور سیاستدانوں نے دونوں ہاتھوں سے اپنے ملک کو لوٹا۔ یہ طبقات ایک جانب وطن کی عظمت کے گن گاتے' وطن سے محبت کے ترانے الاپتے اور قومی پرچم اور ترانے کے احترام میں مودبانہ کھڑے ہو کر وطن سے عقیدت کا اظہار بھی کرتے رہے اور دوسری جانب اپنے درندوں جیسے پنجوں اور تیز دانتوں سے جسد ملی کا گوشت نوچنے اور خون چوسنے میں' پیش پیش رہے —— نتیجہ یہ نکلا کہ ملک معاشی اعتبار سے اتنا لاغر اور کمزور ہو گیا کہ اس کی بقا کے لئے ہماری حکومتوں کے لئے عالمی مالیاتی اداروں اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کی من مانی شرائط کے سامنے گھٹنے ٹیکنے کے سوا کوئی چارۂ کار باقی نہ رہا۔ اس کے بالکل برعکس بھارتی حکومت کا معاملہ ہے۔ ان کی معیشت چونکہ مستحکم ہے لہٰذا بھارت کبھی ان عالمی مالیاتی اداروں اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کی شرائط کو خاطر میں نہیں لایا' بلکہ اس نے ہمیشہ اپنی شرائط پر ان سے معاملہ کیا ہے۔

تاہم نواز شریف حکومت نے اگر اس معاملے میں ہمت اور جرأت سے کام لے کر ایک اچھا قدم اٹھایا ہے تو اب اسے ثابت قدمی اور استقامت کا مظاہرہ بھی کرنا ہو گا۔ آئی ایم ایف کا یہ نیا مطالبہ حکومت کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ حکومت نے اوکھلی میں سر دینے سے پہلے اس کے ممکنہ نتائج کے بارے میں خاطر خواہ غور کیا ہو گا اور کوئی مناسب حکمت عملی وضع کی ہو گی —— ہمارے پاس اللہ کے فضل و کرم سے اب وہ ایٹمی ڈیٹرنٹ موجود ہے کہ بقول جنرل (ر) حمید گل' ہمیں اب آئی ایم ایف یا ورلڈ بینک سے مرعوب ہونے اور ان کی شرائط اور مطالبات کے سامنے گھٹنے ٹیکنے کی بجائے خم ٹھونک کر ان سے معاملہ کرنا چاہئے —— اگر ہم ڈیفالٹ ہونے اور گھاس کھانے کیلئے ذہناً تیار رہیں تو قوی امید ہے کہ یہ عالمی مالیاتی ادارے خود ہم سے مذاکرات پر مجبور ہوں گے۔ ہمیں ڈیفالٹ قرار دینا ان اداروں کی ترجیح اول کبھی نہیں ہو سکتی اس لئے کہ ان کی حکمت عملی اب تک یہی رہی ہے کہ وہ ہماری معاشی مجبوری سے فائدہ اٹھا کر ہمیں مسلسل شدید دباؤ میں رکھیں اور ڈیفالٹ ہونے کی تلوار ہمارے سروں پر لٹکا کر اپنی شرائط منواتے رہیں۔ ہمیں ڈیفالٹ قرار دے کر ان کیلئے ناپاک اہداف کا حصول ممکن نہیں رہے گا۔ بہرکیف ہمارے لئے اصل سہارا اللہ کی ذات ہے۔ اس کی نصرت اور مدد کے حصول کی اولین شرط سودی نظام کا خاتمہ اور قرآن و سنت کی بالادستی کے نظام کا قیام ہے۔ یہ کام اگر ہم کر گزریں تو یہ بات دعوے کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ پھر دنیا کی کوئی طاقت ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گی۔ اللھم وفقنا لھذا

دو عظیم شخصیات کا قتل

گزشتہ ہفتہ ایک ہی دن میں ملک کی دو عظیم شخصیات کے قتل کے اندوہناک واقعات نے پوری قوم کو ہلا کر رکھ دیا۔ کراچی میں حکیم سعید اور اسلام آباد میں مولانا عبداللہ کو سفاک قاتلوں نے خون میں نہیں نہلایا' پوری انسانیت کا خون کیا ہے۔ دونوں مقتول شہادت کے عظیم مرتبے پر فائز ہو کر حیات جاودانی سے ہمکنار ہوئے لیکن ان کی شہادت قوم کے لئے بے شمار سوالیہ نشانات چھوڑ گئی۔ مولانا عبداللہ کے قتل کے پس پشت بظاہر فرقہ وارانہ تعصب کی کار فرمائی نظر آتی ہے جس پر سپاہ صحابہ بجاطور پر سراپا احتجاج بنی ہوئی ہے جبکہ حکیم سعید صاحب نے شاید ملک و قوم سے وفاداری اور حق نوائی کی سزا پائی ہے۔ ملک و قوم کے سچے ہمدرد اور مسیحا بھی اگر دہشت گردوں کی دست برد سے محفوظ نہیں ہیں اور حکومت اس انکشاف کے باوجود بھی کہ ان محترم شخصیات کی جانیں خطرے میں ہیں' ان کا تحفظ کرنے اور دہشت گردی کی روک تھام میں قطعی ناکام رہتی ہے تو امن قائم کرنے اور معاملات کو کنٹرول کرنے کے حکومتی دعووں کی پھر کیا حقیقت ہے! ـــــ حکومت نے اگرچہ اس معاملے کی عدالتی تحقیقات اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے عزم کا اظہار حسب معمول پوری شدت کے ساتھ کیا ہے' لیکن سابقہ تجربہ یہ بتاتا ہے کہ یہ دعوے اکثر نقش بر آب ثابت ہوئے ہیں اور مجرموں کی نشاندہی میں بعض سیاسی مصلحتیں حائل ہو جاتی ہیں اور معاملہ کو ہمیشہ ہمیش کے لئے دبا دیا جاتا ہے۔ زندہ اور بیدار قوموں کے یہ لچھن نہیں ہوتے۔ ہم ان دونوں بزرگوں کے سانحہ قتل پر رنج و غم کا اظہار اور ان کے لئے خلوص دل سے دعائے مغفرت کرنے کے ساتھ ساتھ حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ماضی کی طرح ایسے واقعات کو سرد خانے میں ڈالنے کی بجائے مجرموں کو فی الفور گرفتار کر کے انہیں ایسی عبرتناک سزا دی جائے کہ پھر کسی کو اس قسم کا جرم کرنے کی ہمت نہ ہو۔ جو حکومت اپنے شہریوں کی جان و مال کا تحفظ نہ کر سکے' دہشت گردی اور تخریب کاری پر قابو نہ پا سکے' انسانیت کے قاتلوں کو کیفر کردار تک نہ پہنچا سکے اسے حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے ـــــ ہم توقع کرتے ہیں کہ حکومت اس معاملے کو سرد خانے کی زینت بننے نہیں دے گی۔ ○○

دعائے مغفرت

ساہیوال کے رفیق تنظیم جناب احمد رضا برکی کی والدہ محترمہ گزشتہ ہفتہ قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کی خطاؤں سے مغفرت فرماتے ہوئے انہیں اپنے دامن رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ قارئین سے بھی مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

پریس ریلیز

دینی جماعتیں شریعت بل کو سینٹ سے منظور کرانے کے لئے اپنا ہر ممکن اثر و رسوخ استعمال کریں ○ ڈاکٹر اسرار احمد

۱۳/ اکتوبر = شریعت بل پر قاضی حسین احمد اور علامہ طاہر القادری کا ردعمل نہایت صائب اور مناسب ہے۔ اب تمام دینی جماعتوں کو چاہئے کہ اس بل کو سینٹ سے منظور کرانے کے لئے بھی اپنا ہر ممکن اثر و رسوخ استعمال کریں اور اس کے بعد مسلسل اصحاب اقتدار اور ارباب اختیار پر دباؤ قائم رکھیں کہ وہ اس ملک میں شریعت اسلامی کو اس کی پوری جامعیت اور حقیقی باطنی روح کے ساتھ نافذ کریں۔ تاکہ کوئی طالع آزما شریعت کے نام کو اپنے مذموم مقاصد کے لئے استعمال کرنا چاہے تو بھی نہ کر سکے اور اسی طرح سلطنت خداداد پاکستان میں ایک نرم اور پرامن اسلامی انقلاب کی راہ ہموار ہو سکے۔

ورلڈ بینک' آئی ایم ایف اور ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن جیسے مالیاتی ادارے عالمی یہودی مالیاتی استعمار کے ایجنٹوں کی حیثیت رکھتے ہیں ○ ڈاکٹر اسرار احمد

۱۶/ اکتوبر = پاپائیت کے عہد اقتدار تک مغربی دنیا میں بھی سودی لین دین ممنوع تھا مگر یہود نے "آرڈر آف ایلومینائی" کے ذریعے اپنے استعماری مقاصد کی تکمیل اور پوری دنیا کو اپنا معاشی غلام بنانے کے لئے ایک سازش کے ذریعے دو سو برس قبل یورپ میں سود کو جائز قرار دلوا دیا۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے مسجد دار السلام باغ جناح لاہور میں خطبہ جمعہ میں کہا ہے کہ ورلڈ بینک' آئی ایم ایف اور ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن جیسے عالمی مالیاتی ادارے درحقیقت سنئے عالمی یہودی مالیاتی استعمار کے ایجنٹوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ چنانچہ قرضوں اور امداد کے بہانے اور سٹاک مارکیٹ کے مصنوعی اتار چڑھاؤ کے ذریعے یہ ادارے پوری دنیا سے ۲ ہزار ارب ڈالر کی دولت ہڑپ کر چکے ہیں اور اس طرح سودی معیشت کے دام میں الجھا کر انہوں نے پوری دنیا کی معیشت کو اپنے شکنجے میں کس لیا ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ پاکستان' اسلام کے نام پر قائم ہونے والا دنیا کا واحد ملک ہے' جسے پوری ملت اسلامیہ کے ہراول دستہ کی حیثیت حاصل ہے۔ ایٹمی صلاحیت کے حصول اور قرآن و سنت کو ملک کا سپریم لاء بنانے کے بعد بھی اگر ملک کے معاشی اور سماجی ڈھانچہ میں بنیادی تبدیلی نہ آئی تو یہ اسلام اور قوم کے ساتھ بہت بڑا دھوکہ ہو گا۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ پندرھویں ترمیم کی منظوری کے بعد اس کے اولین تقاضے کے طور پر اندرون ملک سودی نظام کے خاتمے کا اعلان کر کے بیرونی قرضوں پر سود کی ادائیگی سے بھی صاف انکار کر دیا جائے ویسے بھی ہم ڈیفالٹ ہونے کے بالکل دہانے پر پہنچ چکے ہیں اور فی الواقع بھی ہم سود در سود ادا کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ ہمارے اس اقدام کے نتیجے میں عالمی ادارے اگر ہمیں ڈیفالٹر قرار دے دیں تو انجام کار کے اعتبار سے یہ ہمارے حق میں بہتر ہو گا۔ اس لئے کہ یہ مسلمہ اصول ہے کہ مشکل کے بعد ہی آسانی آتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سود پر مبنی ظالمانہ نظام کی وجہ سے پوری دنیا جواخانہ بن چکی ہے۔ ظلم و استحصال پر مبنی یہ سودی نظام بہت جلد ناکامی سے دوچار ہو جائے گا۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ محمد عربیؐ کا عطا کردہ عادلانہ نظام ہی انسانیت کو ہر قسم کے ظلم و استحصال سے نجات دلا سکتا ہے مگر بدقسمتی سے آج امت مسلمہ خود بھکاری بنی ہوئی ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ قرآن و سنت کی بالادستی کے قیام کے بعد بھی اگر بدترین استحصال پر مبنی جاگیرداری اور سرمایہ داری نظام جاری رہا تو یہ چیز نواز شریف' ان کے خاندان اور مسلم لیگ حکومت کیلئے بہت بڑی آزمائش کا سبب بن جائے گی اور شریعت کا لفظ مذاق بن کر رہ جائے گا۔

تجزیہ نگار کے نقطۂ نظر سے ادارہ کا کامل اتفاق ضروری نہیں

چھاؤں جو بانٹے بہت اور رلائے برگ و بار بھی ـــــ اس شجر کو کاٹ دو

پاکستان ایران اور افغانستان متحد ہو کر ہی نیو ورلڈ آرڈر کے راستے کی رکاوٹ بن سکتے ہیں

کیا کراچی کو یونہی دہشت گردوں کے رحم و کرم پر رہنے دیا جائے گا

مرزا ایوب بیگ کا تجزیہ

بجلی کے بلوں میں ایڈیشنل سرچارج کو ۵۰ فیصد کم کرنے کے حکومتی اعلان کے حوالہ سے راقم نے گزشتہ اشاعت میں اشارتاً ذکر کیا تھا کہ حکومتی عزائم یہ محسوس ہوتے ہیں کہ وہ خود ہی ملک کو ڈیفالٹر قرار دلوانا چاہتی ہے۔ ارادہ تو یہ تھا کہ اس مرتبہ قارئین ندائے خلافت کے سامنے اس معاملے کو تفصیل سے پیش کیا جائے اور یہ وضاحت کرنے کی کوشش کی جائے کہ ڈیفالٹر ہونے کی صورت میں پاکستانیوں کو کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے لیکن ۱۷/ اکتوبر بروز ہفتہ پاکستان کے سابقہ دارالحکومت کراچی اور موجودہ دارالحکومت اسلام آباد میں دہشت گردی کے واقعات میں دو ایسی شخصیات قتل ہو گئیں جن کے ذکر سے صرف نظر کرنا ممکن نہیں۔ کراچی میں فجر کی نماز کے بعد تقریباً ۷ بجے حکیم سعید دہشت گردوں کی اندھا دھند فائرنگ کا نشانہ بنے اور اسلام آباد میں مولانا عبداللہ کو ریڑھی سے پھل خرید کر اپنے گھر واپس جاتے ہوئے ایک نوجوان نے قتل کر دیا۔ حکیم محمد سعید ہمدرد فاؤنڈیشن کے چیئرمین تھے۔ آپ عالمی شہرت یافتہ طبیب' نامور دانشور' ماہر تعلیم اور ایک سوشل ریفارمر تھے اور اہم ترین بات یہ ہے کہ مخلص سچے اور کھرے پاکستانی تھے۔ پاکستان ان کی محبت تھی' پاکستان ان کی پہچان تھی۔ ان کی شرافت اور نیک دلی سے ان کے قاتل بھی انکار نہیں کر سکیں گے۔ وہ ایک سیلف میڈ انسان تھے۔ اپنے سسر سے معمولی سی رقم ادھار لے کر کاروبار کا آغاز کیا لیکن آج ہمدرد فاؤنڈیشن ایک بہت بڑا کاروباری ادارہ ہے اور چیئرمین حکیم سعید نے جو تعلیمی ادارے کھول رکھے ہیں ان کے اکثر و بیشتر اخراجات کا بوجھ بھی اسی پر ہے۔ حکیم محمد سعید کا جرم مخلص اور سچے پاکستانی ہونے کے علاوہ یہ بھی تھا کہ بڑوں کی کرپشن اور لوٹ مار کے بارے میں عوام کو آگاہ کرنے کی ایک مہم کا انہوں نے آغاز کیا ہوا تھا۔ اپنی شہادت سے ایک روز پہلے انہوں نے ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے تجویز پیش کی تھی کہ ملکی خزانے اور سرمائے کو لوٹنے والوں کو گولی سے اڑا دیا جائے۔

دوسرا قتل اسلام آباد میں مولانا عبداللہ کا ہوا جو ایک جید عالم' لال مسجد اسلام آباد کے خطیب اور مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے چیئرمین تھے یعنی وہ حکومت پاکستان کے ۲۰ ویں گریڈ کے افسر ہوں گے۔ سرکاری گاڑی اور ڈرائیور وغیرہ بلحاظ عہدہ یقیناً نہیں دیا گیا ہو گا لیکن ان کی سادگی کا یہ

تجزیہ

عالم تھا کہ گھر سے پیدل نکل کر ایک ریڑھی بان سے پھل خرید رہے تھے۔ عام تاثر یہ ہے کہ مولانا فرقہ وارانہ تعصب کی بھینٹ چڑھے جبکہ حکیم محمد سعید کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ پاکستانی پرچم جلانے والے انہیں اپنے راستے کی دیوار تصور کرتے تھے۔ حکیم سعید کا قتل کراچی کی بگڑی ہوئی صورتحال کو مزید بگاڑ دے گا۔ کراچی کے بارے میں مرکزی حکومت کے طرزِ عمل پر سر پیٹنے اور نوحہ کہنے جی چاہتا ہے۔ کراچی کے بارے میں مرکزی حکومت کی پالیسی کا محور ہے 'جتوئی حکومت کا بچاؤ۔ ہر تیسرے دن ایم کیو ایم حکومت سے علیحدگی کی دھمکی دیتی ہے اور ہر دھمکی پر مرکزی حکومت کہتی ہے 'مانگو کیا مانگتے ہو' تھیلیوں کے منہ کھلتے ہیں اور چند روز کے لئے اتحاد مستحکم ہو جاتا ہے۔ کراچی کو حقیقتاً دہشت گردوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ مرکزی اور صوبائی حکومت نے اپنے اس بیان کو کہ "قاتلوں کو عبرتناک سزا دی جائے گی اور امن و امان کے قیام میں کوئی رو رعایت نہیں کی جائے گی" پر دستخط کر کے اپنے سیکرٹریوں کے حوالہ کر دیا ہوا ہے اور وہ اس کی فوٹو کاپی ہر نئی واردات پر اخبارات کو جاری کر دیتے ہیں اور حاکم مطمئن ہیں کہ وہ اپنا فرض ادا کر رہے ہیں۔

نواز شریف کے پہلے دور حکومت میں کراچی کے مسئلہ پر چیف آف آرمی سٹاف آصف نواز اور میاں نواز شریف میں شدید اختلافات پیدا ہوئے تھے۔ نواز شریف اپنے اتحادیوں کے خلاف کسی قسم کے آپریشن کے حق میں نہ تھے جب کہ جنرل آصف نواز دہشت گردوں پر آہنی ہاتھ ڈالنا چاہتے تھے۔ آصف نواز نے مرکزی حکومت کی رضامندی کے بغیر دہشت گردوں کو یکلخت جا لیا جس سے دہشت گردی میں نمایاں کمی ہوئی لیکن آصف نواز کی زندگی نے وفا نہ کی اور آپریشن ادھورا رہ گیا۔ پھر بے نظیر کے دور میں وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے جس منصوبہ بندی اور مہارت کے ساتھ نہ صرف دہشت گردوں کی گردنوں کو ناپا بلکہ ان کے تمام نیٹ ورک کو جس طرح منتشر کیا اس کی داد نہ دینا صریحاً زیادتی ہو گا۔ نصیر اللہ بابر کے اپریشن کے نتیجے میں بے نظیر کے بعد جب سندھ میں مسلم لیگ کی حکومت قائم ہوئی تو ایم کیو ایم کا پہلا مطالبہ یہ تھا کہ ان تمام لوگوں کو رہا کیا جائے جنہیں نصیر اللہ بابر نے دہشت گرد قرار دے کر گرفتار کیا تھا۔ اس روز سے آج تک صوبائی اور مرکزی حکومتیں قیام امن کے معاملے میں اعلانات سے کام لے رہی ہیں۔ اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ کراچی میں پاکستانی پرچم جلانے کا واقعہ پیش آتا ہے' مقدمہ دائر ہوتا ہے' ایم کیو ایم کے بعض کارکن گرفتار کئے جاتے ہیں جس کا ذکر عالمی ذرائع ابلاغ سے بھی ہوتا ہے' حکومت بڑے زور و شور سے اعلان کرتی ہے کہ وہ کسی قیمت پر اس نازک مسئلہ پر مفاہمت نہیں کرے گی اور ملزمان چاہے کتنے ہی بااثر کیوں نہ ہوں انہیں قرار واقعی سزا دی جائے گی' سیاسی تعلقات کو قطعی طور پر آڑے نہیں آنے دیا جائے گا' خود وزیر اعظم میاں نواز شریف نے

کہا کہ ہم سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں لیکن پاکستانی پرچم کو جلانے والوں کو کسی صورت میں معاف نہیں کریں گے لیکن جب جتوئی کے خلاف پاکستان پیپلز پارٹی نے تحریک عدم اعتماد اسمبلی میں پیش کی اور جتوئی کا اقتدار ڈولنے لگا اور اسے بچانے کے لئے خود جتوئی اور چودھری نثار نے لندن کے پھیرے ڈالے تو سیاسی مفاہمت کے چند دن بعد خود حکومت سندھ کی طرف سے بیان جاری ہوا کہ پرچم جلانے کا کوئی واقعہ سرے سے ہوا ہی نہیں یعنی مدعا ہی غائب ہو گیا۔

ہمیں حکیم سعید کے بیدردانہ قتل پر شدید دکھ ہوا ہے لیکن یاد رہے کہ دہشت گردوں کے ہاتھوں جو محلے محلے اور گلی گلی جنازے اُٹھ رہے ہیں' ان سب کے لئے ان کے گھر کا چراغ حکیم سعید سے کم نہیں۔ مولانا عبداللہ کا قتل اس فرقہ وارانہ جنگ کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے جو سپاہ صحابہ اور اہل تشیع کے درمیان جاری ہے۔ بے شمار علماء اور عام لوگ اس مذہبی منافرت کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔ اس مذہبی فرقہ وارانہ منافرت کو ہماری کوئی حکومت بھی ختم نہیں کر سکی۔ گزشتہ دس سالوں سے بے نظیر اور نواز شریف حکومتوں کا طرزِ عمل یہ رہا ہے کہ جب ایک فرقہ سے منسلک افراد کا قتل ہوتا ہے تو وہ دوسرے فرقہ کے بہت سے لوگوں کو وقتی طور پر گرفتار کر لیتے ہیں۔ علاوہ ازیں مختلف مواقع پر دونوں فرقوں کے مخصوص مولویوں کو گورنر ہاؤس میں بلا لیا جاتا ہے۔ ان کی خوب خاطر تواضع کی جاتی ہے اور ان کا رٹا رٹایا مشترکہ بیان اخبارات کو جاری کر دیا جاتا ہے کہ شیعہ سنی بھائی بھائی ہیں اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ مسئلہ حل ہو گیا۔ ابھی تک اس گھمبیر اور خونریزی کی بنیاد بننے والے مسئلہ کو ٹھوس بنیادوں پر حل کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ ہمیشہ ظاہری اور سرسری قسم کے اقدامات پر اکتفا کیا گیا۔ یہ سلسلہ محرم الحرام کے دوران شیعہ سنی بھائی بھائی کے چند بینر لگا کر حل نہیں ہو سکتا۔

یہاں اس بات کا ذکر کرنا یقیناً غیر ضروری نہیں ہو گا کہ پاکستان کے خصوصی حالات کے پیش نظر یہاں اسلامی انقلاب یا کسی اور طرح اسلامی نظام کا نفاذ اس وقت تک ناممکن نہیں تو انتہائی دشوار ضرور ہے جب تک شیعہ سنی محاذ آرائی ختم نہیں ہوتی۔ پاکستان ایران اور افغانستان تین ایسی اسلامی مملکتیں ہیں جن کے بارے میں اب وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ یہاں سے ایسی اسلامی تحریکیں اٹھیں گی جو بالآخر یہود و نصاریٰ سے ٹکرائیں گی اور عالمی اسلامی انقلاب کی راہیں ہموار کریں گی۔ اس بات کو خود ہمارے دشمن بھی محسوس کر رہے ہیں' یہی وجہ ہے کہ ان تینوں اسلامی ممالک کو انہوں نے اپنی خصوصی توجہ کا مرکز بنایا

(باقی صفحہ ۹ پر)

خبرنامہ اسلامی امارت افغانستان

طالبان کی عدالت عالیہ کے قاضی کا حیرت انگیز فیصلہ

مزار شریف میں ایک غیر شادی عورت زنا کے جرم میں پکڑی گئی۔ اس نے قاضی کے سامنے عدالت میں اپنے جرم کا اقرار کیا تو شریعت کے مطابق قاضی صاحب نے اس سے چار دفعہ پوچھا اس نے اقرار کیا کہ ہاں مجھ سے زنا سرزد ہوا ہے۔ قاضی نے حد زنا جاری کرنے کا شرعی فیصلہ کر لیا اور مزار شریف کے تمام بازاروں اور ریڈیو سے اعلان کر دیا گیا کہ گیارہ بجے بروز ہفتہ ہائی کورٹ کی عمارت کے سامنے زنا کی حد جاری کی جائے گی۔ ہزاروں افراد اس منظر کو دیکھنے کے لئے وہاں پہنچے ہوئے تھے۔ جب حد جاری کرنے کے لئے اس عورت کو وہاں لایا گیا تو عین وقت پر لوگ اس انتظار میں تھے کہ ابھی کوڑے لگائے جائیں گے کہ اچانک قاضی نے کہا کہ حد ساقط کر دی۔ معلوم ہوا کہ عین وقت پر لڑکی نے یہ کہہ دیا کہ میرے چچا زاد نے میرے ساتھ زنا بالجبر کیا ہے میری رضا اس میں شامل نہیں تھی۔ لوگ قاضی صاحب کے اس فیصلے سے حیران رہ گئے۔ لیکن فیصلہ شریعت کے مطابق تھا اس لئے کہ شرعی حکم تو یہ ہے کہ شرعی حدود شبہات پر بھی ساقط ہو جاتی ہیں۔ جب دوبارہ اس عورت نے زنا کے بجائے زنا بالجبر کا اقرار کیا تو شبہ پیدا ہو گیا چنانچہ حدیث کے مطابق قاضی نے اپنا فیصلہ بھی ساقط کر دیا۔

طالبان اسلامی اہداف سے دست بردار نہیں ہو سکتے

○ اقوام متحدہ کے لئے طالبان کے نامزد سفیر مولوی عبدالحکیم مجاہد

اقوام متحدہ میں طالبان کے نامزد سفیر مولوی عبدالحکیم مجاہد نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کے اجلاس میں افغانستان کی نمائندگی پر ایک ایسے شخص نے تقریر کی جس کا ملک پر کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ طالبان پر دباؤ ڈالنے کے لئے ایک وسیلہ کے طور پر کام کر رہا ہے تاکہ طالبان کو ایک ایسی مخلوط حکومت پر آمادہ کر سکے جس کی اسلام میں کوئی گنجائش نہ ہو۔ طالبان اس وجہ سے کہ دنیا ان کو تسلیم کرے گی کبھی بھی اپنے اسلامی مقاصد سے دستبردار نہیں ہوں گے۔ طالبان سے افغان عوام خوش ہیں ہر جگہ ان کا استقبال ہوا ہے اور انہوں نے ایسا امن قائم کیا ہے کہ دنیا میں اس کی کہیں مثال نہیں ملتی۔ اس کے برعکس ربانی نے اپنے دور حکومت میں نہ امن قائم کیا اور نہ ہی عوام کی کوئی تمنا پوری کی۔ اس کے باوجود عالمی اداروں اور اقوام متحدہ کا ربانی کو ابھی تک لئے پھرنے کا مقصد سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ وہ طالبان کو راستے سے ہٹانا چاہتے ہیں۔

افغانستان کی غربت اور بدحالی سے فائدہ اٹھانے کی توقعات مغرب کی بھول ہیں

ننگرہار یونیورسٹی کے چانسلر مولوی عبدالرشید نے کہا ہے کہ غیر مسلم ممالک اور رفاہی اداروں کی کوشش ہے کہ ہماری نوجوان نسل کو گمراہ اور اسلام سے منحرف کریں۔ افغانستان کے جنگ زدہ عوام بیرونی امداد کے مستحق ہیں تاہم بدقسمتی سے مغربی ممالک اور بعض رفاہی ادارے امداد کی آڑ میں اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لئے سرگرم عمل ہیں اور وہ ہمارے نوجوانوں کو اسلام سے منحرف اور گمراہ کر کے فساد اور بداخلاقی کو دعوت دیتے ہیں۔ مغرب اور یہودی چاہتے ہیں کہ افغانستان کی غربت اور بدحالی سے فائدہ اٹھائیں مگر افغانستان نے ہمیشہ اسلام پر فخر کیا ہے اور اس مقدس دین کو دنیا و آخرت کی سعادت اور نیک بختی کا ذریعہ سمجھا ہے۔

جہادی مقاصد کو سبوتاژ کر کے ربانی' سیاف اور مسعود نے صراط مستقیم سے انحراف کیا ○ مولوی عبدالرقیب

امور مہاجرین کے وزیر مولوی عبدالرقیب نے کہا ہے کہ شمالی صوبوں میں امن و امان کی صورتحال قابل اطمینان اور لائق دید ہے۔ وہاں کے عوام اپنی مرضی اور خوشی سے اپنا اسلحہ طالبان کے مراکز میں جمع کرا رہے ہیں اور وہ اپنے آپ کو طالبان کا دست و بازو سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ربانی' سیاف اور مسعود نے جہادی مقاصد پر سودے بازی کر کے صراط مستقیم سے انحراف کیا۔ وہ اب بھی جہاد کے ثمرات کو سبوتاژ کر رہے ہیں اور دشمنان دین و وطن کے ہاتھوں میں کھلونا بن کر کھیل رہے ہیں۔ (ضرب مومن ۱۹ تا ۲۲ اکتوبر)

خلفاء کا خوف آخرت ...... عظمت کے نشان

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک غلام اپنے حصے کی کمائی سے کبھی کبھی کھانے پینے کی چیزیں آپ کی خدمت میں پیش کر دیا تھا۔ ایک دن غلام کچھ کھانا لایا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے ایک لقمہ کھالیا۔ اس نے عرض کیا : "آپ ہمیشہ دریافت فرمالیا کرتے تھے کہ یہ چیز کیسی کمائی کے پیسے سے لایا ہے۔ آج آپ نے یہ بات دریافت نہیں فرمائی؟" حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا : "بھوک کی شدت کے باعث ایسا ہو گیا' اب بتا کس طرح لایا ہے؟" غلام بولا' "زمانۂ جاہلیت میں کچھ لوگوں نے مجھ سے منتر پڑھوائے تھے اور اس کام کا معاوضہ دینے کا وعدہ کیا تھا' آج میں ان کی طرف جا نکلا' ان کے یہاں شادی کی تقریب تھی۔ اس منتر کے عوض آج انہوں نے مجھے یہ کھانا دیا"۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا : "افسوس! تو نے تو مجھے مار ہی ڈالا۔" پھر آپ نے چاہا کہ حلق میں انگلی ڈال کر کھائے ہوئے لقمے کو قے کر دیں' لیکن لقمہ باہر نہ نکلا۔ کسی نے کہا پانی کے ذریعہ قے ہو سکتی ہے' آپ نے بہت سا پانی منگوایا اور اس وقت تک پانی پی پی کر قے کرتے رہے جب تک لقمہ نکل نہیں گیا۔

کسی نے عرض کیا : "خدا آپ پر رحم فرمائے۔ ایک لقمہ کے لئے آپ نے اتنی پریشانی اور تکلیف اٹھائی" ارشاد ہوا : "اگرچہ اس لقمہ کے ساتھ میری جان ہی نکل جاتی جب بھی میں اسے باہر نکالے بغیر نہ رہتا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو بدن حرام مال سے پرورش پائے اس کے لئے آگ زیادہ موزوں ہے"۔ اللہ اللہ! یہ تھے آخرت پر ایمان رکھنے والے۔ ہم بھی آخرت پر ایمان رکھتے ہیں مگر کیا ہم حرام وحلال کے معاملے میں اس کا سواں درجہ میں بھی لحاظ رکھتے ہیں۔ ایک دفعہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر صدیقؓ اور دوسرے صحابہ کرامؓ ایک ساتھ سفر کر رہے تھے' درمیان میں ایک جگہ پڑاؤ ہوا۔ سب حضرات علیحدہ علیحدہ مختلف لوگوں کے یہاں ٹھہر گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت سعید خذریؓ کے ساتھ ایک اعرابی کے گھر میں قیام فرمایا ایک اور اعرابی اسی گھر مہمان ٹھہرا۔ میزبان کی بیوی حاملہ تھی' اس اعرابی نے میزبان کی بیوی سے شرط کرلی کہ اگر وہ ان سب کو بکری کا گوشت کھلائے گی تو اس کے بیٹا پیدا ہوگا۔ عورت نے یہ شرط منظور کرلی اور بکری ذبح کر دی۔ جس پر اعرابی نے کچھ الٹے سیدھے مسجع ومقفی جملے پڑھ دیئے۔ بکری کا گوشت کھانے کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پورا قصہ معلوم ہوا تو آپ سے برداشت نہ ہو سکا اور آپ نے فوراً قے کر دی۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت ربیعہ بن کعب سُلمیٰؓ کے درمیان ایک زمین کے بارے میں جھگڑا پیدا ہو گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زبان سے کوئی سخت بات نکل گئی۔ بعد میں احساس ہوا تو فرمایا : ربیعہؓ! تم بھی کوئی ایسی ہی سخت بات کہہ دو۔ وہ اس کے لئے تیار نہ ہوئے تو آپؓ نے فرمایا : میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہاری شکایت کروں گا' مطلب یہ تھا کہ ربیعہ کسی طرح آپ سے بدلہ لے لیں۔ پھر بھی انہوں نے نہ صرف بدلہ نہیں لیا بلکہ زمین سے بھی دست بردار ہو گئے۔ حضرت ابوبکرؓ خدمت نبویؐ میں چلے تو ربیعہ بھی پیچھے ہو گئے۔ ربیعہ کے قبیلے والے ان کی حمایت کو تیار ہو گئے' بولے۔ کیا خوب! سخت بات بھی کہی اور حضورؐ کے رفیق کار ہیں۔ انہوں نے تم کو دیکھ لیا تو غضب ناک ہو جائیں گے۔ حضورؐ نے ان کو غضب ناک دیکھا تو ان کو بھی غصہ آجائے گا۔ ان دونوں کے غصے سے اللہ کا غصہ بھڑک اٹھے گا اور ربیعہؓ تباہ ہو جائے گا۔ حضرت ابوبکرؓ نے خدمت نبویؐ میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا۔ ربیعہؓ نے بھی اپنی گزارش پیش کی۔ حضورؐ نے حضرت ربیعہؓ کی روش کی تحسین فرمائی اور کہا تم نے اچھا کیا جو ابوبکر کو پلٹ کر وہی بات نہیں کہہ دی۔ تم یوں کہہ دو کہ ابوبکرؓ تمہاری غلطی کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے"۔ ربیعہؓ نے تعمیل ارشاد کی تو حضرت ابوبکرؓ پر اتنا اثر ہوا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور زار و قطار رونے لگے۔ اسی طرح ایک مرتبہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ میں کسی بات پر بحث ہو گئی' حضرت ابوبکرؓ کی زبان سے کوئی سخت جملہ نکل گیا۔ اس پر آپ بہت ہی شرمندہ ہوئے اور حضرت عمرؓ سے معافی مانگنے لگے۔ لیکن حضرت عمرؓ نے معاف نہ کیا۔ حضرت صدیقؓ گھبرائے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا۔ حضورؐ نے ان کی تسکین کے لئے تین مرتبہ فرمایا : ابوبکرؓ! خدا تم کو بخش دے گا"۔ ادھر حضرت عمرؓ کے گھر گئے' وہاں ملاقات نہ ہوئی تو تلاش کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ حضرت عمرؓ کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک غصہ سے سرخ ہو گیا۔ یہ دیکھ کر حضرت ابوبکرؓ عرض کرنے لگے' یارسول اللہؐ میں ہی ظالم تھا' خدا کی قسم! میں نے ہی زیادتی کی تھی۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ کم ہوا تو آپ نے فرمایا : میں مبعوث ہوا تو سب نے میرا ساتھ چھوڑ دیا لیکن ابوبکرؓ نے میری تصدیق کی اور جان و مال سے میری مدد کی۔ کیا تم مجھ کو ان سے چھڑا دو گے؟"۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا آخری وقت تھا۔ آپ نے حضرت عمرؓ کو اپنی جگہ خلیفہ نامزد کرنے کے بعد انہیں ایک نصیحت فرمائی :

"اے عمرؓ! اللہ کا جو حق رات سے متعلق ہے وہ اسے دن میں قبول نہیں فرماتا اور جو حق دن سے متعلق ہے وہ اسے رات میں قبول نہیں فرماتا۔ ہر عمل کا اس کے وقت کے ساتھ بجالانا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک نفل قبول نہیں کرتا جب تک تم فرض ادا نہ کرو۔ اے عمر! کیا تم غور نہیں کرتے کہ دنیا میں دراصل انہی کا پلۂ میزان بھاری ہے جن کا پلۂ میزان اتباع حق کی وجہ سے آخرت میں وزنی ہوگا اور یہ حقیقت ہے کہ کل قیامت کے روز وہی پلۂ میزان وزنی ہوگا جس میں حق ہوگا۔ پھر اے عمرؓ! کیا تم نہیں سمجھتے کہ قیامت کے دن جن لوگوں کا پلڑا بھی ہلکا ہوگا وہ ان کے اتباع باطل کی وجہ سے ہوگا اور حقیقت یہ ہے کہ جس کے پلۂ میزان میں باطل کے سوا کچھ نہ ہو اسے ہلکا ہونا ہی چاہئے....."

"اے عمرؓ! کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے جہاں بھی دوزخیوں کا ذکر کیا ہے' ان کا بداعمالی کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اس لئے جب تم ان کا ذکر کرو گے تو کہو گے' مجھے اُمید ہے کہ ان میں سے نہ ہوں گا۔ اسی طرح جہاں اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کا ذکر کیا ہے ان کی نیک عملی کے ساتھ کیا ہے۔ اس لئے کہ ان سے جو بداعمالی سرزد ہوگی (ان کی نیک عملی کی وجہ سے) اس سے درگزر فرمائے گا۔ پس تم ان کو یاد کرو گے تو کہو گے' میرے اعمال ان سے کہاں؟ اگر تم نے میری وصیت کو یاد رکھا تو تمہارے نزدیک موت سے زیادہ کوئی غائب کسی حاضر سے عزیز نہ ہوگا اور موت تو آکر ہی رہے گی۔ تم ایسے نہیں کہ موت کو عاجز کر دو"۔

(ماخوذ' ابن کثیر' خلفائے راشدین)

طالبان' ایران اور امریکی سازش

اللہ' انسانوں کی چالوں میں سے اپنی تدبیر فرماتا ہے اور وہ اپنے معاملات پر پوری طرح غالب ہے

——— تحریر : مولانا غلام اللہ حقانی ———

امریکہ اپنی مستقل پالیسی کے تحت سازشوں' چاپلوسی اور خوش آمدید کے ذریعے اپنے دوستوں اور دشمنوں کو ایک ساتھ لوٹ رہا ہے۔ اپنی اس مستقل پالیسی کے برخلاف امریکہ نے افغانستان اور سوڈان پر جارحیت کر کے جو آگ بھڑکائی ہے' اس سے اندیشہ ہے کہ یہ آگ کہیں تیسری عالمگیر جنگ کا نقطہ آغاز نہ بن جائے۔ امریکہ نے یہ حرکت کیوں کی؟ اس کے متعلق بہت کچھ لکھا جاچکا ہے لیکن حالات کی نبض پر جن لوگوں کا ہاتھ ہے وہ جانتے ہیں کہ افغانستان میں طالبان کی ابھرتی ہوئی قوت عالم کفر کے لئے چیلنج بنتی جارہی ہے۔ اس لئے امریکہ اور اس کے حواری اور روس و ایران طالبان کی اس قوت کو کچلنے کی فکر میں غلطاں و پیچاں ہیں۔

اس کی ابتداء طالبان کے خلاف مغربی پروپیگنڈہ سے ہوئی۔ طالبان تحریک کی ان انقلابی اصلاحات کو غلط رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کیا' مثلاً طالبان نے خواتین کو برقعے پہنا کر آزادی نسواں کا گلا گھونٹ دیا ہے' طالبان دنیا کو پندرہ سو سال پیچھے کی طرف لے جانا چاہتے ہیں۔ اس نوزائیدہ طالبان تحریک کے خلاف یہ واویلا بھی کیا گیا کہ طالبان اپنے مخالفوں کو نسلی' علاقائی اور مذہبی تعصب کی بنا پر تہ تیغ کر رہے ہیں۔

امریکہ اور اس کی ہم خیال لابی کے ان پروپیگنڈوں میں کوئی وزن نہیں' طالبان کی یہ ابھرتی ہوئی قوت افغان معاشرہ کو قبول ہے۔ جب دنیا نے وہاں مثالی امن و امان دیکھا تو تقریر و تحریر کے ذریعے طالبان کی حمایت کی' جس کی وجہ سے امریکہ اور اس کے حواریوں کا یہ واویلا زیادہ مؤثر ثابت نہیں ہو سکا۔ چنانچہ طالبان آگے بڑھتے گئے اور جب انہوں نے شمالی اتحاد کے اہم مراکز پر بھی قبضہ کرلیا تو اب امریکہ اور اس کی ہم خیال دنیا کے ہوش اڑ گئے۔

طالبان کی ان فتوحات سے جہاں عالم اسلام کو ایک سہارا ملنے کی امید پیدا ہو چکی ہے وہاں عالم کفر کو ایک خوف بھی لاحق ہوا ہے۔ اس خوف نے جہاں دوسرے ملکوں کو متاثر کیا وہاں اس کا سب سے زیادہ اثر امریکہ کے بعد ایران پر پڑا ہے۔ امریکہ نے حالات کو صحیح تناظر میں جانچنے کے بعد ایران سے ساز باز شروع کر دی۔ اس لئے کہ اسے خوب معلوم ہے کہ طالبان کی ابھرتی ہوئی قوت سے ایران خوش نہیں۔ جبکہ ایران کی ناخوشی کا اصل سبب یہ ہے کہ افغانستان کا کچھ حصہ ایران نواز گروپوں کے قبضہ میں تھا' جس سے ایران آزادانہ طور پر افغانستان میں کچھ اثر و رسوخ رکھتا تھا لیکن جب شمالی اتحاد کی عملداری افغانستان سے یکسر ختم ہو گئی تو ایران بھی طالبان کے خلاف راست اقدام کے بارے میں سوچنے لگا۔

ایران کو ابتداء میں یہ خدشہ تھا کہ افغانستان کی اس نئی صورتحال کا واحد ذمہ دار پاکستان ہے' جس نے طالبان کو امریکہ کے ایماء پر سپورٹ کیا۔ لہٰذا شروع میں ایران امریکہ کے ساتھ ساز باز کرنے سے ہچکچایا۔ ایران نے امریکہ سے مشروط ساز باز کی' کہ امریکہ طالبان پر حملہ کرنے میں پہل کرے تاکہ یہ بات پوری طرح سامنے آ سکے کہ امریکہ واقعتاً طالبان کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ ایران کو یقین دہانی کرانے کے لئے امریکہ نے پاکستان سے رابطے شروع کئے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے امریکہ نے ایک جامع منصوبہ بنایا۔ منصوبہ یہ تھا :

۱) افغانستان پر میزائلوں سے حملہ کر کے ایران کو یہ باور کرایا جائے کہ امریکہ واقعتاً طالبان کی اس ابھرتی ہوئی قوت کو کچلنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

۲) ایران کو پاکستان سے بھی مرعوب نہیں ہونا چاہئے کیونکہ امریکہ کے ملوث ہو جانے پر پاکستان ایران کے خلاف اقدام نہیں کرے گا۔

۳) امریکہ کی ہر میدان میں مخالفت کرنے والے ایران اور افغانستان جب آپس میں دست و گریباں ہوں گے تو اتنے کمزور ہو جائیں گے کہ دونوں ممالک امریکہ کے آگے گھٹنے ٹیک دیں گے۔

۴) نیو ورلڈ آرڈر کی پالیسی جس کے قدم اس علاقے میں' جہاں پاکستان' افغانستان اور ایران واقع ہیں' جمنے کا امکان پیدا ہو جائے گا۔

۵) یہ حساس خطہ جتنا ڈسٹرب ہو گا اتنا ہی امریکہ کی مطلب برآری کے لئے مفید ہو گا۔

ان مقاصد میں سے پہلا مقصد یہ ہے کہ ایران افغانستان پر حملہ کرنے کی غلطی کرے۔ وہ مقصد تو امریکہ کا پورا ہو گا۔ البتہ امریکہ کی اس سازش کی جو دوسری شقیں ہیں ان کا پورا ہونا ناممکنات میں سے ہے۔ مستقبل قریب میں کیا کچھ ہونے والا ہے یہ تو آئندہ حالات سے آشکارا ہو جائے گا۔ لیکن قوی اندیشہ ہے کہ اس صورتحال میں' جس کے پیدا ہونے میں کچھ وقت باقی ہے' پاکستان خاموش تماشائی نہیں رہ سکے گا۔ کیونکہ اکثر مسلم ممالک کے عوام و خواص طالبان کو عالم اسلام کا نجات دہندہ سمجھتے ہیں۔ مسلم دنیا کے عوامی حلقے طالبان پر مرمٹنے کے عزم کئی بار کر چکے ہیں۔ پاکستان کو بھی معلوم ہے کہ طالبان صرف افغانستان کی جنگ نہیں لڑ رہے بلکہ وہ عالم اسلام کی بقاء جنگ لڑ رہے ہیں۔ اس تناظر میں پاکستان کھل کر افغانستان کی مدد کرے گا اور پوری مسلم دنیا پاکستان کو امداد فراہم کرے گی ان شاء اللہ۔ اس لئے امریکہ کے اس منصوبہ کے دوسرے مندرجات کے اس کے حق میں جانے کے امکانات بہت کم ہیں۔

امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا بالخصوص ایران و افغانستان کی اسلامی تحریک کو کچلنے کا منصوبہ ہے لیکن یہ منصوبہ انسانوں کا بنایا ہوا ہے۔ دوسری طرف اللہ اپنی آفاقی منصوبہ بندی کے ذریعے دین کی جو نصرت فرمائیں گے وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ اللہ انسانوں کی چالوں میں سے اپنی چال نکالتا ہے کہ وہ اپنے معاملات پر پوری قوت کے ساتھ غلبہ رکھتا ہے۔ افغانستان کے مسئلے کو اگر شروع سے آج تک دیکھا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ باطل قوتوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ یہاں اسلام کا نام و نشان مٹا دیا جائے لیکن ہوا وہی جو اللہ کو منظور تھا۔ افغان قوم کو امریکہ نے روس کو ختم کرنے کے لئے بے دریغ پیسہ اور اسلحہ دیا۔ آج وہی قوم امریکہ کے خلاف سینہ سپر ہے۔ اسامہ بن لادن جیسے سینکڑوں مجاہدین کو امریکہ کی ایماء پر افغانستان بلایا گیا لیکن آج وہ امریکہ کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ مستقبل قریب میں یہ معاملہ دو اور دو چار کی طرح واضح ہو جائے گا کہ جو منصوبے دین اسلام کے خلاف وائٹ ہاؤس' ماسکو اور تہران میں بنائے گئے وہ اللہ کے منصوبے کے مقابلے میں ناکام ہو گئے کیونکہ اللہ ہی بہترین منصوبہ ساز ہے۔

ہمارا مطالبہ ہماری اپیل
دستورِ خلافت کی تکمیل

پاکستان بطور ایک جدید اسلامی ریاست

چند تجاویز اور مشورے

حفیظ الرحمٰن (یو۔ایس۔اے)

ان تجاویز اور مشوروں کے بارے میں اگر کوئی مناسب تائید یا تنقید موصول ہوئی تو اسے شائع کیا جائے گا‘ نیز اگر کوئی وضاحت درکار ہوئی تو وہ بھی پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ (ادارہ)

(ا) عدلیہ

۱) سپریم کورٹ کی تشکیل نو

سپریم کورٹ کے کل گیارہ جج ہوں۔ پانچ موجودہ ججوں میں سے اور چھ اسلامی سکالرز میں سے لئے جائیں۔ چیف جسٹس اعلیٰ درجے کا اسلامی سکالر ہو۔ سپریم کورٹ آئندہ صرف غیر آئینی سے متعلق عرضداشتوں کی سماعت کرے اور ان پر فیصلے صادر کرے۔ اس وقت بھی سپریم کورٹ میں جو فوجداری اور دیوانی مقدمے زیر سماعت ہیں وہ متعلقہ ہائی کورٹس کو منتقل کردیئے جائیں۔

سپریم کورٹ‘ ہائی کورٹس یا ڈسٹرکٹ کورٹس کے ججوں کی تقرری‘ ریٹائرمنٹ‘ تبادلے وغیرہ جیسے جملہ امور خود سپریم کورٹ طے کرے۔ انتظامیہ کا ان معاملات میں کوئی عمل دخل نہ ہو۔

سپریم کورٹ میں زیر سماعت عوامی دلچسپی کے مقدمات کی پوری کارروائی ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ پر دی جائے۔

۲) ہائی کورٹس

موجودہ ہر ڈویژن میں ایک ہائی کورٹ بینچ ہو جس میں ججوں کی تعداد مقدمات کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے مقرر کی جائے۔ تمام مقدمات کے لئے‘ خواہ وہ نئے ہوں یا پرانے ایک مدت مقررہ ہو جس کے اندر ان کا فیصلہ کرنا لازم ہو۔ تمام دیوانی و فوجداری مقدمات میں ہائی کورٹ کا فیصلہ آخری ہو۔

۳) ڈسٹرکٹ کورٹس

ہر ضلع میں ضرورت کے مطابق ڈسٹرکٹ جج مقرر کئے جائیں جو ایک مقررہ مدت کے اندر ہر قسم کے فوجداری اور دیوانی مقدمات کا فیصلہ کرنے کے پابند ہوں۔ خواہ یہ مقدمہ کسی اعلیٰ شخصیت‘ یہاں تک کہ صدر پاکستان کے خلاف ہی کیوں نہ دائر کیا گیا ہو۔

نوٹ : فوجداری قوانین کے ضمن میں فوری طور پر سعودی عرب میں رائج قوانین سے استفادہ کیا جائے اور تمام جج حضرات کو مختصر کورسز کے ذریعے ان سے روشناس کرایا جائے۔

(ب) انتظامیہ

۱) مرکزی حکومت

صدر اور بیس مرکزی وزراء پر مشتمل ہو۔ ہر ڈویژن سے ایک وزیر لیا جائے۔ صدر اپنی ۲۰ رکنی کابینہ کے ساتھ انتظامیہ اور مقننہ کی ذمہ داریاں سرانجام دیں۔ صدر اور مرکزی وزراء اس پارٹی کے ہوں جو پارٹی پورے ملک میں ڈالے گئے کل ووٹوں میں سے ۵۰ فیصد سے زائد حاصل کرے۔ کامیاب ہونے والی جماعت چار سال تک حکومت کرنے کی حقدار ہو۔

۲) صوبائی حکومت

اسی طرح ہر ڈویژن کا ایک منتخب گورنر ہو۔

نوٹ : قومی اسمبلی‘ سینٹ‘ صوبائی اسمبلیوں اور صوبائی وزراء کی ضرورت نہیں۔ حزب اختلاف صرف سپریم کورٹ کے ذریعہ اپنا کردار ادا کرے۔ جلسے جلوسوں اور ہڑتالوں پر پابندی عائد ہو۔

(ج) انتخابی طریقہ کار

۱) الیکشن کمیشن گزشتہ ریکارڈ کو دیکھتے ہوئے الیکشن میں حصہ لینے کے لئے صرف دس جماعتوں کا انتخاب کرے۔

۲) پورا ملک ایک انتخابی حلقہ شمار ہو اور اس کے لئے ایک ہی نوعیت کا بیلٹ پیپر استعمال کیا جائے۔

۳) سیاسی اتحاد قائم کرنے اور آزاد امیدوار کے طور پر انتخاب میں حصہ لینے پر پابندی ہو۔ ایک نام کی ایک ہی جماعت ہو‘ ملتے جلتے نام استعمال کرنے کی اجازت نہ دی جائے جیسے مسلم لیگ (ج) وغیرہ۔ ضمنی انتخابات کی گنجائش نہ ہو۔

۴) انتخابی مہم صرف میڈیا کے ذریعے چلائی جائے۔ ہر جماعت ایک ڈویژن میں صرف ایک عوامی جلسہ کرے۔

۵) الیکشن میں حصہ لینے والی ہر جماعت انتخابی مہم شروع کرنے سے قبل الیکشن کمیشن کو مندرجہ ذیل معلومات فراہم کرے جسے میڈیا کے ذریعے عام کیا جائے۔

(i) منشور (ii) عہدیداران اور مرکزی کونسل کے ممبران کی فہرست (iii) حکومت بنانے کے لئے نامزد کردہ صدر‘ وزراء اور گورنروں کے نام‘ پتے اور منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل۔

نوٹ : ہر عہدہ کے لئے تین تین نام لئے جائیں تاکہ بعد میں ضمنی انتخابات کی ضرورت پیش نہ آئے۔

۶) انتخابات کا عمل کم سے کم عرصہ میں مکمل کردیا جائے جو ایک ماہ سے زائد نہ ہو۔

۷) انتخابات کے نتیجہ میں اگر کوئی بھی پارٹی ۵۰ فیصد سے زائد ووٹ حاصل نہ کرسکے تو لگ بھگ ایک ہفتہ کے اندر پہلے اور دوسرے نمبر پر آنے والی جماعتوں کو دوبارہ انتخاب میں حصہ لینے کے لئے کہا جائے اور کامیاب ہونے والی جماعت حکومت بنانے کی حقدار قرار پائے۔

اجلاس مشاورت

تنظیم اسلامی پاکستان کی مرکزی مجلس مشاورت کا دو روزہ اجلاس امیر تنظیم ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کی زیر صدارت 9‘ 10/ نومبر کو اب کراچی کی بجائے قرآن اکیڈمی لاہور میں منعقد ہوگا۔

تو قادر و عادل ہے مگر تیرے جہاں میں....

زندگی کے تلخ حقائق کی عکاسی پر مشتمل ایک چونکا دینے والا کالم

—— تحریر : جاوید چودھری ——

یہی کوئی دن کے ڈیڑھ دو بجے تھے' کسی نے اطلاع دی کہ راولپنڈی صدر میں پونچھ ہاؤس کے قریب ایک لاش پڑی ہے۔ اطلاع ملتے ہی ایدھی فاؤنڈیشن کی ایک ایمبولینس "موقع واردات" کی طرف روانہ ہو گئی۔ جب عملہ پونچھ ہاؤس پہنچا تو واقعی اس دس منزلہ پلازے کی دیوار کے ساتھ ایک لاش پڑی تھی۔

مرنے والا چہرے مہرے سے ستر اسی برس کا بوڑھا دکھائی دیتا تھا۔ اُس کے خد و خال میں ایک بے بسی' دُکھ اور ملال رچا ہوا تھا۔ اُس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا پیٹ دبا رکھا تھا۔ اُس کی آدھ کھلی آنکھوں سے سفیدی کی ایک لکیر باہر جھانکنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اُس کے ہونٹ خشک چمڑہ بن کر لٹک رہے تھے۔ اُس کی ناک پر کیڑے رینگ رہے تھے۔ اُس کے بالوں میں خشکی' میل اور گرد کے سوا کوئی رنگ نہیں تھا۔ اُس کے دونوں پیروں پر خون کی لکیریں جمی تھیں۔ اُس کے ہاتھوں کی پشت پر نیلی رگوں کا جال تھا اور اُس کے بازوؤں کی جلد کاغذ بن چکی تھی۔ رہا باقی جسم تو اسے مکھیوں کے کفن نے لپیٹ رکھا تھا۔

ایمبولینس کے عملے نے لاش اُٹھانے سے قبل مکھیاں اُڑائیں تو لاش کی پلکوں میں ہلکی سی حرکت ہوئی۔ اُس کے ہونٹوں سے مہین سی سسکی نکلی اور اُس نے پہلے سے زیادہ شدت کے ساتھ پیٹ دبا لیا۔ عملے کے ایک رُکن نے چلا کر کہا "ارے یہ زندہ ہے' اُٹھاؤ' اُٹھاؤ اسے ہسپتال لے چلو" اور پھر ایمبولینس پوسٹ مارٹم بلاک کی بجائے ایمرجنسی کی طرف دوڑ پڑی۔

ایمرجنسی کے صاف ستھرے نرم بستر پر جب نرسیں اُس کی بند مٹھیاں کھولنے کی کوشش کر رہی تھیں' وارڈ بوائے اُس کے لئے طاقت کا انجکشن تیار کر رہا تھا اور دو نوجوان ڈاکٹر اسٹیتھو سکوپ سے اس کے جسم میں بچی کھچی زندگی کا کھوج لگا رہے تھے تو اُس نے تھکی ہوئی بوجھل پلکیں اُٹھائیں۔ اُس کی زرد پُتلیوں میں چراغ کی آخری ہچکی جیسی چمک لہرائی۔ اُس کے لٹکے ہوئے ہونٹ تھرتھرائے' اُن سے انگریزی کا ایک نامکمل فقرہ ٹوٹ کر گرا اور بوڑھے کا بدن زندگی سے خالی ہو گیا' لاش واقعی لاش بن گئی۔

نوجوان ڈاکٹر نے اپنی رپورٹ میں لکھا "بوڑھا دس روز سے بھوکا تھا' بڑھاپا بھوک کا مقابلہ نہ کر سکا' اس لئے باباجی نے جان جانِ آفرین کے حوالے کر دی"۔ پولیس نے اپنی رپورٹ میں لکھا "نام نامعلوم' والد نامعلوم' پتہ نامعلوم' عمر ستر اسی برس' شکل اور لباس سے کسی معزز گھرانے کا دکھائی دیتا ہے' آخری الفاظ سے پڑھا لکھا محسوس ہوتا ہے۔ بھکاری نہیں تھا ورنہ یوں بھوک سے بلک بلک کر نہ مرتا۔ جیب سے کوئی کاغذ نہیں ملا' کپڑوں سے شناخت ممکن نہیں' مٹھی میں نو روپے دبے ہوئے تھے۔ ورثاء کا پتہ دریافت ہونے تک امانتاً دفن کیا جائے گا"۔ جب لاش کو کمرے سے باہر کوریڈور میں لایا جا رہا تھا تو ایک نرس نے دوسری سے پوچھا "تم نے کبھی کسی شخص کو بھوک سے مرتے دیکھا؟" دوسری نے سرد آہ بھر کر کہا "نہیں یہ میری زندگی کا پہلا کیس ہے' اُف خدایا' ایسی کرب ناک موت! انسان دونوں ہاتھوں سے پیٹ دبا کر موت کے فرشتے کا انتظار کر رہا ہو"۔ رپورٹ لکھتے لکھتے کانسٹیبل کی انگلیاں رُک گئیں' اُس نے اپنے سینئر کی طرف دیکھا اور ڈرتے ڈرتے پوچھا "سر جی یہ عجیب آدمی نہیں تھا؟" سینئر نے اسے گھور کر دیکھا "نہیں" "سر جی میرا مطلب ہے یہ کسی سے روٹی ٹکڑا مانگ لیتا' کسی ہوٹل کے باہر کھڑا ہو جاتا جیسے روز سینکڑوں بھوکے کھڑے ہوتے ہیں۔ سینئر نے اپنی سروس میں پہلی بار دُکھی لہجے میں جواب دیا "میں نے زندگی میں پہلا شخص دیکھا جو مر گیا لیکن اس نے ہاتھ نہیں پھیلایا"۔

میں ان ڈاکٹروں' ان نرسوں اور پولیس کے ان اہلکاروں کو نہیں جانتا' میں نے کوریڈور میں پڑی وہ لاش بھی نہیں دیکھی جس کے خد و خال میں مرنے کے بعد بھی ایک بے بسی' دُکھ اور ملال رچا تھا۔ جس کی مٹھیاں آخری سانس لیتے وقت بھی پیٹ سے جدا نہیں ہوئی تھیں اور زندگی کی تپش نے جس کی جلد کو کاغذ بنا دیا تھا ورنہ میں ان نوجوان ڈاکٹروں سے ضرور پوچھتا "جناب میڈیکل سائنس نے اب تک ایسا انجکشن کیوں ایجاد نہیں کیا جو انسانی ضمیر میں چند لمحوں کے لئے ہی سہی زندگی دوڑا سکتا ہو"۔ میں اس "ایف آئی آر" سے پوچھتا یہ کیسی رپورٹ ہے جس میں مقتول ہے' آلۂ قتل ہے' وجۂ قتل ہے' جائے واردات بھی ہے لیکن قاتل کا ذکر تک نہیں۔ میں ان نرسوں سے کہتا جنہوں نے مٹھیوں سے پیٹ دبا رکھے ہوں وہ فرشتوں کا انتظار نہیں کیا کرتے اور میں سوال کرتے کانسٹیبل اور جواب دیتے ہوئے اے ایس آئی سے کہتا "جناب مارکیٹ اکانومی کے اِس دور میں جو لوگ ہاتھ نہیں پھیلاتے وہ زندہ ہونے کے باوجود زندہ کب ہوتے ہیں؟"

میں نے جب ایک اخبار کے ٹھنڈے ٹھار صفحے پر یہ ٹھٹھری سہمی خبر پڑھی تو نہ جانے کیوں مجھے محسوس ہوا جب یہ لاش بارگاہِ ایزدی میں پہنچی ہو گی تو یقیناً فرشتوں نے رازق کائنات کا دامن پکڑ کر کہا ہو گا "یا باری تعالیٰ آپ اِس کائنات کی ہر زندہ مُردہ چیز کو رزق دیتے ہیں' پتھروں میں چھپے کیڑوں تک کو پالتے پوستے ہیں' لیکن آپ کے چالیس پچاس لاکھ بندوں سے بھرا یہ شہر ایک لاچار بوڑھے کو چند لقمے نہ دے سکا' اگر آپ اجازت دیں تو ہم نیچے سارے کھیت جلا کر راکھ کر دیں' سارے دریا خشک کر دیں اور سارے چولہے ٹھنڈے کر دیں" تو خالق کائنات نے یقیناً مسکرا کر کہا ہو گا "نہیں لوگوں کے رزق ساقط کرنا' کھیت جلا کر راکھ کرنا' دریاؤں کی روانی روکنا اور چولہے ٹھنڈے کرنا انسانوں کا کام ہے فرشتوں کا نہیں' آپ اپنا کام کریں' انہیں اپنا کام کرنے دیں"۔

(روزنامہ جنگ' ۱۵/اکتوبر)

بقیہ : تجزیہ

ہوا ہے۔ افغانستان اور ایران کو آپس میں لڑانے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ پاکستان کو اقتصادی طور پر نڈھال کرنے اور اس کی ایٹمی صلاحیت کو معاہدوں کی جکڑ بندی میں لا کر وہ اپنی گرفت مضبوط کرنا چاہتے ہیں۔ تینوں برادر اسلامی ممالک کو اس طرف توجہ دینی چاہئے اور باہمی سطحی اختلافات کو فراموش کر کے ایسا اتحاد قائم کرنا چاہئے یا کنفیڈریشن کے ذریعے اپنے عسکری اور اقتصادی وسائل کو اس طرح یکجا کرنا چاہئے کہ وہ صحیح معنوں میں ایک متحدہ قوت بن جائیں۔ پاکستان' ایران اور افغانستان متحد ہو کر ہی نیو ورلڈ آرڈر کے راستے کی رکاوٹ بن سکتے ہیں ورنہ یہ مست ہاتھی اپنے دوسرے سامراجی اتحادیوں کے ساتھ مل کر تینوں اسلامی ممالک کو الگ الگ اپنے پاؤں تلے روند دے گا اور اس کا نقصان ان تین ممالک تک محدود نہیں رہے گا بلکہ پورے عالم اسلام کو اس کا نقصان پہنچے گا جو شاید ناقابل تلافی ہو گا۔

ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں

نعیم اختر عدنان

☆ ہمدرد کے بانی حکیم سعید کے قتل کی عدالتی تحقیقات کا اعلان (ایک خبر)

✪ معاملے کو سرد خانے میں ڈالنے کا پرانا آزمودہ نسخہ!

☆ سود کا متبادل نظام موجود نہیں۔ (عمران خان)

✪ خان صاحب آپ جیسے پڑھے لکھے مسلمانوں کی یہ غلط فہمی ہے اور بس!

☆ شریعت کے مخالفین کو دھرتی پر قبر کے لئے دو گز جگہ بھی نہیں ملے گی (مولانا اکرم اعوان)

✪ مولانا! اتنی "اعلیٰ ظرفی" کا مظاہرہ نہ کریں!

☆ اسامہ کو ہمارے حوالے کردیں، طالبان حکومت کو تسلیم کرلیں گے۔ (امریکہ)

✪ یہ ہے انسانی حقوق کے علمبرداروں کا اصل کردار

☆ خواتین پندرھویں ترمیم کے خلاف سرکاری کمیٹیوں سے مستعفی ہوجائیں۔ (خواتین محاذ عمل)

✪ "نیکی اور پوچھ پوچھ"

☆ عوامی اتحاد نے "ملک بچاؤ تحریک" چلانے کا اعلان کردیا۔ (ایک خبر)

✪ "حکومت گراؤ تحریک کا نیا نام"۔

☆ ہر پاکستانی جانتا ہے حکیم سعید کو کس نے قتل کیا۔ (ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک)

✪ گویا جانے نہ جانے "حکومت" ہی نہ جانے "ملک" تو سارا جانے ہے۔

☆ ایل ڈی اے کو ٹول ٹیکس لگانے کی اجازت مل گئی۔ (ایک خبر)

✪ عوام کو زندہ درگور کرنے کا مجرب نسخہ۔

☆ پوری قوم حکیم سعید کے قاتلوں کا پیچھا کرے۔ (مجیب الرحمٰن شامی)

✪ تاکہ قاتل بیرون ملک سے واپس نہ آسکیں۔

☆ شریعت صرف جماعت اسلامی ہی نافذ کرسکتی ہے۔ (قاضی حسین احمد)

✪ لہٰذا حکومت جماعت اسلامی کے حوالے کردی جائے

☆ نئے سال سے لاہور میں تانگوں پر پابندی لگادی جائے گی۔ (ایک خبر)

✪ جبکہ گھوڑوں کو اسلام آباد منتقل کردیا جائے گا۔

☆ گھر سے باہر قدم رکھنا مشکل ہے، میں جیل جیسی زندگی بسر کررہی ہوں۔ (تسلیمہ نسرین)

✪ "اس طرح تو ہوتا ہے اس طرح کے کاموں میں"

☆ اصغر خان نے ہمیشہ اصولوں کی پاسداری اور قوم کی صحیح رہنمائی کی۔ (تحریک استقلال)

✪ اسی لئے تو وہ "کامیاب" سیاست دان نہیں بن سکے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا ٹائم پیس!

مرزا غلام احمد قادیانی کے پاس ایک ٹائم پیس تھا جسے وہ پہلے دسترخوان میں لپیٹتا پھر تولیے میں اور پھر اپنے کھیس (بڑی چادر) میں۔ اس کی ایک گٹھڑی سی بنا کر سر پر رکھتا اور گلیوں بازاروں میں ہر جگہ اپنے ساتھ لئے پھرتا۔ جب لوگ اس سے پوچھتے کہ مرزا صاحب کیا ٹائم ہوا ہے؟ تو آنجہانی مرزا کہتا کہ ذرا ٹھہرو، گٹھڑی کو زمین پر رکھتا، پہلے کھیس اتارتا، پھر تولیہ اور آخر میں دسترخوان سے ٹائم پیس برآمد کرکے کہتا کہ پانچ بج کر تیس منٹ ہوئے ہیں۔

(معروف ادیب جناب اشفاق احمد سے مکالمہ، بحوالہ ماہنامہ اشراق اکتوبر ۹۸ء)

امیر حلقہ پنجاب شرقی کا دورۂ پیہر

نائب امیر تنظیم اسلامی و حلقہ پنجاب شرقی کے امیر ڈاکٹر عبدالخالق نے ۱۱/ اکتوبر بروز اتوار کو گاؤں "پیہر" کا مختصر دورہ کیا۔ لاہور کے جنوب مشرقی مضافات میں بیدیاں روڈ پر واقع گاؤں "پیہر" اور کرباٹھ میں تنظیم اسلامی کا ایک منفرد اسرہ قائم ہے جو تنظیم اسلامی کے حلقوں میں اسرہ پیہر کرباٹھ کے نام سے جانا جاتا ہے اور اس کا شمار فعال اسروں میں ہوتا ہے۔ امیر حلقہ کا یہ دورہ رفقاء اسرہ کی شدید خواہش کے پیش نظر رکھا گیا تھا۔ امیر حلقہ نے مقامی رفقاء تنظیم سے ملاقات کی اور گاؤں کی جامع مسجد اہلحدیث میں بعد نماز مغرب درس قرآن دیا۔ امیر حلقہ ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے سورۂ آل عمران کی آیت ۱۰۲ تا ۱۰۴ پر درس قرآن دیتے ہوئے امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور اقامت دین کی فرضیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ ہر شخص پر لازم ہے کہ وہ نفاذ اسلام کی جدوجہد کے لئے کوشاں کسی نہ کسی جماعت میں لازماً شامل ہو۔ کسی بھی جماعتی نظم میں شامل ہونے سے پہلے ہر شخص کو یہ تسلی کرنی ہوگی کہ اس تنظیم یا جماعت کا طریق انقلاب منہج نبوی ؐ سے ہی اخذ کردہ ہو۔ درس کے بعد سوال و جواب کی نشست ہوئی اور اس پروگرام کا اختتام دعا پر ہوا۔ (رپورٹ: انور کمال)

نامے میرے نام

جناب مدیر حافظ عاکف سعید صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عاکف سعید بھائی! لادینی نظاموں سے عالم انسانیت تب ہی چھٹکارا پا سکتی ہے جب وہ اللہ کے اتارے ہوئے نظام کو من وعن قبول کرلے۔ اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہی دراصل ہمارے کرنے کا اصل کام ہے۔ مجھے قوی امید ہے کہ پاکستان میں قیام خلافت مسلمانان عالم کا مقدر بن چکا ہے (واللہ اعلم بالغیب)۔ یہ کتنی افسوسناک بات ہے کہ ہمارے شعراء و ادیب اس موضوع پر کچھ نہیں لکھ رہے۔ ہمارے علماء اپنے حقیقی کردار سے غافل ہو گئے ہیں اور ہمارے حکمران ہمیں آئی ایم ایف کے پاس گروی رکھ چکے ہیں۔ اس نازک وقت کی اہم ضرورت ہے کہ خلافت کی ندا بلند ہو۔ ہر نظام باطل کو حرف باطل کی طرح مٹا ڈالا جائے اور ذہنی تربیت کے بعد ایک ایسا صالح معاشرہ جنم لے جو اجتماعی انقلاب کو مستحکم کرتا جائے۔

بندۂ ناچیز

عتیق ابن شفیق

کاروانِ خلافت منزل بہ منزل

تنظیم اسلامی لاہور جنوبی کا دعوت فورم

۱۸/ ستمبر کو بعد نماز مغرب تنظیم اسلامی لاہور جنوبی نے "دعوت فورم" کے زیر اہتمام "علم، تعلیم اور قرآن" کے موضوع پر بطور خاص اساتذہ کے لئے ایک نشست کا اہتمام کیا۔ دعوت فورم کے مہمان خصوصی ڈاکٹر نسیم الدین خواجہ تھے جبکہ صدارت چوہدری رحمت اللہ بٹر نے کی۔ لاہور جنوبی کے امیر غازی محمد وقاص نے پروگرام کے میزبان اور راقم نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض ادا کئے۔ دعوت فورم کا آغاز ننھے قاری حافظ فرقان قمر نے اپنی انتہائی خوبصورت قراءت کے ساتھ کیا۔ جناب مسعود پرویز نے نعت رسول مقبولؐ سے رفقاء و احباب کو مستفید کیا۔ نعت کا عنوان "میرے اچھے رسولؐ" تھا' جسے مظفر وارثی نے الفاظ کا روپ دیا تھا۔

یہ بات ہر وقت یاد رہنی چاہئے کہ انسانی سیرت و اخلاق کی تعمیر جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ اس عمارت کی میں جب تک جگر کے ٹکڑے پیوست نہیں ہوتے اس کی تعمیر نہیں ہو سکتی۔ جب تک بدن کا لہو اس میں شامل نہ ہو اور سوز دروں سے رنگ نہ بھرا جائے اس کی گلکاری کو حسن آمیز کشش سے بہرہ ور نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا استاد کو قرآن کے سرچشمۂ حکمت و دانش سے سیراب ہو کر شاہین و عقاب کی درسگاہ سے سند حاصل کرنی چاہئے تاکہ شاہین بچوں کو حیات ابدی کے جام پلانے کے ساتھ ساتھ خودی کے بحر بیکراں سے بھی آشنا کیا جا سکے۔ وگرنہ ؏ "خراب کر گئی شاہین بچے کو صحبت زاغ" کا دلخراش طعنہ اسے سہنا پڑے گا۔ استاد کو انسانی فطرت کی گہرائیوں میں ڈوب کر ان گراں بہا موتیوں کو تلاش کرنا ہو گا جو بچے کی فطرت کے سمندر میں منہ چھپائے بیٹھے ہیں۔ استاد جس قدر انسانی فطرت کا غواص ہو گا وہ اتنا ہی کامیاب و کامران قرار پائے گا اور پھر صورت کچھ یوں ہو گی ؂

آسماں ہو گا سحر کے نور سے آئینہ پوش
اور ظلمت رات کی سیماب پا ہو جائے گی

جناب رشید ارشد نے "فضائل علم" کے موضوع پر درس حدیث دیا۔ انہوں نے کہا کہ علم کے حصول کا مقصد نمود و نمائش یا خود غرضی ہو تو یہی علم وبال جان بن جاتا ہے جبکہ علم بغیر عمل کے بھی نقصان دہ ہے۔ علم کے حصول میں سرگرداں شخص کے لئے فرشتے اپنے پر پھیلا دیتے ہیں۔ خیر کی تعلیم دینے والے کے لئے چیونٹیاں اور مچھلیاں دعائیں کرتی ہیں۔ حضورؐ کا فرمان ہے "مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے"۔ لوگوں کو کتاب و حکمت کی تعلیم دینے والے اس قدر خوش نصیب ہیں کہ علماء کو انبیاء کا وارث قرار دیا گیا ہے۔ حسن بصریؒ کے مطابق علم دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک علم انسان کے دل میں اترا ہوا ہوتا ہے' یہ علم نفع بخش ہے۔ دوسرا علم نوک زبان تک محدود ہے اور یہ علم اس آدمی کے خلاف حجت بن جائے گا۔

تقریب کے مہمان خصوصی ڈاکٹر نسیم الدین خواجہ نے کہا کہ ہر پاکستانی مسلمان کے ذہن میں یہ سوال ابھرتا ہے کہ پاکستان کے قیام کا اصلی مقصد کیا ہے؟ مگر میں سوال کرتا ہوں کہ آپ پاکستان کو کیا بنانا چاہتے ہیں؟ اسلام اور پاکستان لازم و ملزوم ہیں۔ اس کے لئے آپ خود کو وقف کرتے ہیں کہ نہیں۔ ہم بہترین امت ہیں' ہمیں خلافت سے نوازنے کا وعدہ کیا گیا مگر پہلے ہم اپنے اعمال و کردار سے خود کو اس کا اہل ثابت کریں۔ وطن کے نونہالوں کو یہ باور کرانے کی ضرورت ہے کہ ہم ہی بہترین امت ہیں۔ انہیں اس مرتبہ عظمٰی کے لئے تعلیم و تربیت کے ہتھیار سے مسلح کرنے کی اہم ذمہ داری اساتذہ کرام پر ہی عائد ہوتی ہے۔ "**خيركم من تعلم القرآن وعلمه**" قرآن کے سائے میں جب ہم پل کر جوان ہوں گے تب "خیر امت" کا حق ادا ہو گا۔

چوہدری رحمت اللہ بٹر نے اپنے صدارتی خطاب میں علم کی اقسام کے موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ایک علم علم الادیان ہے جبکہ دوسرا علم الابدان ہے۔ دور جدید کا تقاضا ہے کہ مسلمانوں کو دونوں علوم پر دسترس حاصل ہو۔ وحی آسمانی کے ذریعے حاصل ہونے والے احکامات انفرادی و اجتماعی زندگی پر یکساں طور پر لاگو ہوتے ہیں۔ اس سے نہ صرف ریاست کی اساس یعنی خلافت کا علم حاصل ہوتا ہے بلکہ نظام عدل اجتماعی کی طرف علمی و فکری رہنمائی بھی میسر آئی ہے۔ علم الاسماء درحقیقت اکتسابی علم ہے۔ اس کا ایک شعبہ عمرانیات سے عبارت ہے جس سے سماجی' سیاسی اور معاشی علوم کی شاخیں نکلتی ہیں۔ تسخیر کائنات کا لازمی نتیجہ خلافت ارضی ہے اور اس میں بین الانسانی معاملات کے لئے عدل اجتماعی کے متعلق مختلف نظریات پیش کئے گئے ہیں جس میں حقوق و فرائض کے مابین توازن قائم کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔

اس تناظر میں قرآن مجید ہی علم الیقین کا وہ واحد ذریعہ ہے جو حکمت و فلسفہ عمرانیات کے اصولوں اور پیچیدہ مسائل کے حل کے ضمن میں ہر عہد کے انسان کو ان کی علمی سطح کے مطابق ہدایت عطا فرماتا ہے۔ دعوت فورم کے شرکاء نے پروگرام کے بارے میں اپنے تاثرات تحریراً پیش کئے۔ یہ تجویز دی کہ نوجوان طلباء کے لئے ایسے پروگرام باقاعدگی سے منعقد ہوتے رہنے چاہئیں۔ تنظیم اسلامی کی سرگرمیاں' موضوعات' ترجیحات اور اقدامات اہم نوعیت کے حامل ہوتے ہیں۔ دعوت فورم کے میزبان جناب غازی محمد وقاص نے شریک پروگرام تمام اساتذہ کا شکریہ ادا کیا۔ دعوت فورم کے شرکاء کے خیالات و تاثرات حاصل کرنے کے لئے مطبوعہ فارم تقسیم کئے گئے۔ مہمانوں کے لئے عشائیہ کا بھی اہتمام کیا گیا۔

(رپورٹ : ابوالمہتاب چوہدری)

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کی ایبٹ آباد آمد

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ ۱۴/ ستمبر بروز پیر نائب امیر ڈاکٹر عبدالخالق' ناظم حلقہ شمس الحق اعوان اور نائب ناظم حلقہ پنجاب شمالی محمد طفیل گوندل کے ہمراہ ایک بجے ایبٹ آباد پہنچے۔ ڈسٹرکٹ کونسل ہال ایبٹ آباد میں سات بجے جلسہ کا باقاعدہ آغاز کیا گیا۔ قاری مشتاق احمد کی تلاوت کے بعد امیر محترم کو دعوت خطاب دی گئی۔ امیر محترم نے "نفاذ شریعت اور عہد حاضر کے تقاضے" کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قیام پاکستان کا اصل مقصد جسے قائد اعظم اور علامہ اقبال نے بیان کیا وہ "عہد حاضر کی اسلامی ریاست" کا قیام تھا۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے کہا تھا کہ "ہم پاکستان اس لئے حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ عہد حاضر میں اسلام کے اصول حریت و اخوت و مساوات کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر سکیں"۔ انہوں نے کہا کہ مولانا مودودیؒ نے اسلامی ریاست کو "تھیو ڈیمو کریسی" قرار دیا ہے کہ اس میں تھیو اور ڈیمو دونوں عناصر موجود ہوتے ہیں مذہبی طبقے کی حکومت کو تھیاکریسی کہتے ہیں جیسا کہ آج کل ایران اور افغانستان میں ہے۔ اسلام میں کسی مذہبی طبقے کی حکومت کا کوئی تصور موجود نہیں۔ اگر ہم نے نفاذ اسلام کے حوالے سے اعلیٰ جمہوری اقدار کو پامال کر دیا تو یہ اسلامی ریاست عہد حاضر کی مثالی اسلامی ریاست نہیں کہلا سکتی۔ انہوں نے کہا کہ تنظیم اسلامی نظام کی تبدیلی اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے لئے جدوجہد کر رہی ہے اور اس کے آخری مرحلہ کے لئے کم از کم دو لاکھ ایسے کارکنوں کی ضرورت ہے جو اپنی ذات اور گھر میں اللہ کا دین نافذ کر چکے ہوں۔ پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے ایبٹ آباد کے تینوں اسرہ جات کے رفقاء نے بھرپور محنت کی۔

ایبٹ آباد میں دعوتی سرگرمیاں

۲/ اکتوبر کو راقم کے گھر منعقدہ پروگرام میں "آداب زندگی" سے نماز جمعہ کے آداب کا اجتماعی مطالعہ کیا گیا۔ دو مرتبہ خواتین کے لئے دروس کی محافل منعقد ہوئیں۔

ماڈرن پبلک سکول و کالج کی اسمبلی میں راقم ہر جمعہ صبح کے وقت طلباء اور اساتذہ کے مشترکہ اجلاس میں درس قرآن دیتا ہے جس میں تقریباً ۲۵۰ طلبہ و اساتذہ موجود ہوتے ہیں۔ پانچ اساتذہ ہفت روزہ "ندائے خلافت" کے باقاعدہ قاری ہیں۔ علاوہ ازیں ادارہ ہذا میں قرآن کی باترجمہ کلاس بھی جاری ہے جس سے سینکڑوں طلبہ مستفید ہو رہے ہیں۔ صلوٰۃ کمیٹیاں بھی قائم ہیں جو طلبہ کو نماز کی ترغیب دیتی ہیں۔

۴/ اکتوبر بروز اتوار بعد نماز ظہر دفتر تنظیم میں میٹنگ

ہوئی۔ ہینڈ بل جس کا عنوان "شہر کی ایک دن کی زندگی" کا باہم مطالعہ کیا گیا اور اس کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کی گئی۔ مرکز کی ہدایت کے مطابق ڈاکٹرز، وکلاء، اساتذہ و دیگر پڑھے لکھے افراد کے ساتھ ذاتی رابطے پر کام شروع ہو چکا ہے۔ راقم نے کچھ احباب سے رابطہ کیا ان کی طرف سے بہت متاثر کن ردعمل سامنے آیا ہے۔

۵/اکتوبر کو میڈیکل کالج کے طلباء کے ہاسٹل میں بعد نماز مغرب راقم نے سورۃ السجدہ کی آیات پر درس دیا۔

(رپورٹ: ذوالفقار علی)

تنظیم اسلامی لاہور جنوبی کی مجلس عاملہ کا اجلاس

تنظیم اسلامی لاہور جنوبی کی مجلس عاملہ کا ماہانہ اجلاس غازی محمد وقاص کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ گزشتہ ماہ کی تنظیمی، دعوتی اور تربیتی سرگرمیوں کے بارے میں پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔ امیر تنظیم غازی محمد وقاص نے اسلام کی انقلابی دعوت کو بہتر اور منظم انداز میں عام کرنے اور عوام الناس کو دین کے جامع تصور سے روشناس کرانے کی غرض سے تنظیم اسلامی لاہور جنوبی کو تین زونز میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا۔ تین تین اسرہ جات کو یکجا کر کے ایک زون تشکیل دیا گیا۔ ہر زون کا الگ نقیب اعلیٰ مقرر کیا گیا۔

زون نمبر ۱ کے نقیب اعلیٰ محمد سلیم قمر مقرر ہوئے۔ اس زون میں اسرہ علامہ اقبال ٹاؤن، اسرہ سمن آباد اور اسرہ رحمان پورہ شامل ہیں۔

زون نمبر ۲ کے لئے نقیب اعلیٰ محمد حسن عارف بھٹی مقرر ہوئے۔ اس زون میں اسرہ بند روڈ، اسرہ ڈھولن وال اور اسرہ گلشن راوی شامل ہیں۔

زون نمبر ۳ کے لئے نقیب اعلیٰ فیاض اختر میاں مقرر ہوئے۔ اس زون میں اسرہ کینال ویو، اسرہ مہران بلاک اور اسرہ ملتان روڈ شامل ہیں۔

ناظم تنظیم محمد عباس کی "ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس" میں مصروفیت کی وجہ سے اعجاز خان کو ناظم تنظیم اور فرزند علی کو معتمد کی ذمہ داری دی گئی۔

(رپورٹ: غازی محمد وقاص)

انجمن خدام القرآن فیصل آباد کے زیر اہتمام فہم قرآن کلاس

شہر کی مضافاتی کالونیوں اور محلوں میں عموماً لوگ دین کے نام پر "بے مقصد" محافل منعقد کرتے ہیں جس کے نتیجے میں اکثر و بیشتر غلط نظریات اور عقائد ہی پھیلتے ہیں اور قرآن و حدیث کی اصل روشنی سے لوگ محروم ہی رہتے ہیں۔ چنانچہ کالونیوں اور محلوں کی سطح پر فہم قرآن کلاس کا پہلا پروگرام سرسید ٹاؤن ڈجکوٹ روڈ میں منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا۔ متعلقہ بلاک میں واقع گرین پارک کی انتظامیہ سے رابطہ کیا گیا تو وہ نہایت خوشی سے تعاون کے لئے تیار ہو گئے۔ سرسید ٹاؤن میں زیادہ تر مزدور پیشہ ہیں۔ ۱۳ مساجد ہیں جو سب کی سب مسالک کی بنیاد پر چلتی ہیں۔ فہم قرآن کلاس ہمارے لئے بھی اور مقامی لوگوں کے لئے بھی ایک نیا تجربہ تھا۔ سات روزہ درس قرآن و حدیث کا درج ذیل سلیبس تجویز کیا گیا۔ سورۃ لقمان، سورۃ واقعہ مدرس رحمت اللہ بٹر، مطالعہ حدیث (حدیث جبریل، منتخب نصاب میں شامل حدیث معاذ بن جبلؓ) محمد رشید عمر، سورۃ والیل مدرس ڈاکٹر عبدالسمیع، سورۃ یٰسین محمد رشید عمر، سورۃ الصف ڈاکٹر عبدالسمیع، سورۃ تغابن مختار حسین فاروقی۔ سلیبس میں قرآن پاک کی وہ سورتیں شامل کی گئیں جن کو لوگ عموماً گھروں میں خیر و برکت کی خاطر تلاوت کرتے ہیں، ان کے معنی سمجھائے گئے۔ پھر ان کے ذریعے توحید و رسالت اور آخرت پر ایمان کے مضامین قرآنی دلائل سے واضح کئے گئے۔ مزید یہ کہ ایمان کے عملی تقاضوں کو قرآن و حدیث کی روشنی میں لوگوں کے سامنے واضح کیا گیا۔

کھلے آسمان تلے گرین پارک میں شامیانے لگا کر مردوں اور خواتین کے لئے الگ الگ بندوبست کیا گیا۔ آخری درس کے لئے مختار حسین فاروقی جھنگ سے تشریف لائے۔ اس دن سامعین کی حاضری تمام دنوں سے زیادہ تھی۔ اس پروگرام کو لوگوں میں متعارف کرانے کے لئے چار ہزار کی تعداد میں ہینڈ بلز اور ۱۳ عدد بینرز پروگرام کی جگہ کے قرب و جوار میں آویزاں کئے گئے جس میں فیصل آباد کی دونوں تنظیموں کے رفقاء نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

اس پروگرام کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو توفیق عطا فرمائی اور موصوف نے گھر کے بیسمنٹ میں درس قرآن کا سلسلہ شروع کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اس طرح قریبی مسجد میں بھی درس قرآن کے سلسلہ کا آغاز ہو گیا ہے۔ اختتامی درس کے بعد پروگرام کے تمام معاونین کا شکریہ ادا کیا گیا۔ قرآن مجید کے فکری و عملی راہنمائی کورس اور عربی گرامر کورس سے لوگوں کو متعارف کرایا گیا۔ قرآن مجید کے حقوق اور فرائض دینی کا جامع تصور نامی کتابچے کے ساتھ سامعین کو ہدیتاً پیش کئے گئے۔

(رپورٹ: محمد رشید عمر)

ضرورت رشتہ

۱۹ سالہ، انصاری برادری سے تعلق رکھنے والی، میٹرک تعلیم، دوشیزہ کے لئے رشتہ مطلوب ہے۔ رابطہ:
خورشید فوٹوسٹیٹ گوجرانوالہ
فون: 242626 (0431)

دینی اور دنیاوی تعلیم کا سنگم
قرآن کالج لاہور
زیر اہتمام: مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

KHALID TRADERS
AUTHORIZED AGENTS NTN BEARINGS
IMPORTERS – INDENTORS – STOCKISTS & SUPPLIERS OF WIDE VARIETY OF BEARINGS, FROM SUPER – SMALL TO SUPER – LARGE

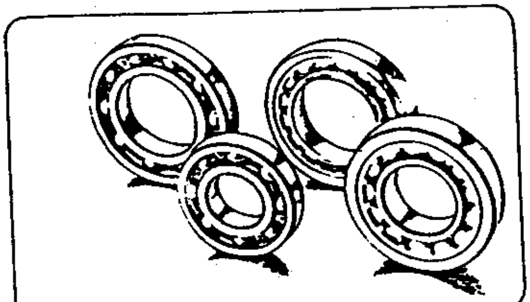

PLEASE CONTACT
TEL : 7732952-7735883-7730593
G.P.O. BOX NO. 1178, OPP KMC WORKSHOP
NISHTER ROAD, KARACHI-74200 (PAKISTAN)
TELEX : 24824 TARIQ PK CABLE : DIMAND BALL FAX : 7734776

FOR AUTOMOTIVE BEARINGS : Sind Bearing Agency 64 A-65, Manzoor Square Noman St. Plaza Quarters Karachi-74400 (Pakistan)
Tel : 7723358-7721172

LAHORE : (Opening Shortly) Amin Arcade 42, Brandreth Road, Lahore-54000 Ph : 54169

GUJRANWALA : 1-Haider Shopping Centre, Circular Road, Gujranwala Tel : 41790-210607

WE MOVE FAST TO KEEP YOU MOVING

روپے کی قدر میں کمی کے مقابلہ کیلئے سونے' چاندی کی کرنسی کو رائج کیا جائے ○ عمران این حسین

عالمی مالیاتی استعمار کا اصل ہدف امت مسلمہ کو اپنا معاشی غلام بنا کر ان کی دولت پر قبضہ جمانا ہے ○ انجینئر سلیم اللہ

ہمیں جرأت مومنانہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے ملک کے "ڈیفالٹ" ہونے کا اعلان کر دینا چاہئے ○ ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ

دو قومی نظریہ جو پہلے صرف برصغیر تک محدود تھا' اب پوری دنیا میں نظر آتا ہے ○ جنرل (ر) حمید گل

دوسروں کو مورد الزام ٹھہرانے کے بجائے ہمیں اپنی غلطیوں کا بھی اعتراف کرنا چاہئے ○ ایس ایم ظفر

صرف اسلام کا عادلانہ نظام ہی عالمی نظام کے تقاضے پورے کر سکتا ہے ○ محمود مرزا ایڈووکیٹ

"نئے عالمی مالیاتی استعمار کے چنگل سے رہائی کا راستہ" کے موضوع پر ۱۶/ اکتوبر کو قرآن آڈیٹوریم میں منعقدہ سیمینار کی روداد

(مرتب : نعیم اختر عدنان)

آج کے انسان کو اگر معاشی حیوان اور پوری انسانیت کو عالمی مالیاتی استعمار کا "غلام" قرار دیا جائے تو اسے مبالغہ آرائی پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ کائنات ارضی و سماوی کے خالق و مالک نے "انسان" کو صرف اشرف المخلوقات ہی نہیں بنایا بلکہ پوری کائنات اور اس کے تمام وسائل و ذرائع اس کی خدمت گزاری کے لئے مسخر کر کے وقف کئے تھے۔ دنیا کے ہر انسان کو بحیثیت انسان کے معاشرتی و سماجی سطح پر مساوی درجہ عطا کر کے ہر قسم کی تمیز و تفریق کو مبغوض قرار دیا' اس لئے کہ ع "تمیز بندہ و آقا" ہی درحقیقت انسانی معاشرے میں شر و فساد کی جڑ ہے۔ پیغمبر اسلامؐ نے حضرت بلال جیسے غلام ابن غلام کو وہ مقام و مرتبہ عطا کیا کہ حضرت ابوبکر اور عمرؓ جیسے رؤسائے قریش بھی انہیں سیدنا بلال کہہ کر پکارا کرتے تھے' مگر آج کا انسان علم و آگہی اور انسانی حقوق کے خوشنما اور بلند بانگ دعوؤں کے باوجود رنگ و نسل اور زبان و وطن کی تقسیموں سے خود کو آزاد نہیں کر سکا۔ معاشرتی سطح پر انسانی مساوات کا یہ حسین خواب اسی وقت حقیقت کا روپ دھار سکتا ہے جب حکومت و سلطنت کی سطح پر ہر قسم کے جبر و استحصال کا مکمل خاتمہ ہو۔ اقتدار کی کرسی پر بیٹھنے والا طبقہ خود کو اعلیٰ و ارفع قرار دے کر "قادر مطلق" سمجھنے کی بجائے "سید القوم خادمھم" کا پیکر بن جائے۔ انسان کامل اور سردار انبیاء نے خود اور ان کے خلفاء نے دنیا کو اپنی حکومت و سیاست سے متعارف کرا کے بتا دیا کہ

"طریقت بجز خدمت خلق نیست
بتسبیح و سجادہ و دلق نیست"

مگر حاکمیت کے مدعی انسانوں کے ایک گروہ نے خلافت کے منصب پر قانع رہنے کی بجائے اپنے لئے حاکمیت عوام کا تخت بچھا کر لوگوں کو اپنا سیاسی غلام بنا لیا۔ چنانچہ اسی تصور حاکمیت کی "حاکمیت" کی وجہ سے پوری دنیا اپنے تحفظ و بقا کے لئے سلامتی کونسل کے "پانچ خداؤں" پر ایمان لانے اور ان کے اشارۂ ابرو پر سر تسلیم خم کرنے پر مجبور ہے۔ کائنات ارضی کے ان پانچ بڑوں کا حکم "احکم الحاکمین" کے حکم کے مترادف سمجھا جانا ضروری قرار دیا گیا۔ اپنے خالق و مالک کی بندگی سے سرتابی کرنے والے "باغی انسان" نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ اس نے انسان کو معاشی حیوان بنا کر اسے اپنا "غلام" بھی بنا لیا۔ چنانچہ آج کا تعلیم یافتہ' مہذب اور ترقی پسند انسان معاشی غلامی کی سنہری زنجیروں کی گرفت کو محسوس کرنے لگا۔ انسانوں کے خالق اور رب العالمین نے اپنی آخری لازوال و لاریب کتاب میں واشگاف الفاظ میں پوری انسانیت کو متنبہ کرتے ہوئے سودی نظام معیشت کو حرام اور ناجائز ہی نہیں اللہ اور اس کے رسولؐ کے خلاف اعلان جنگ کے مترادف قرار دیا مگر اس صریح اور واضح' الٰہی تعلیم کے باوجود شیطان لعین کی طرح راندۂ درگاہ اور مبغوض و ملعون امت یہود نے پوری دنیا کو اپنے استعماری مقاصد کی تکمیل کے لئے سودی نظام کی خباثت میں دھکیل دیا۔ چند سال پہلے تک جو غریب ممالک عالمی مالیاتی اداروں کو اپنا "نجات دہندہ" سمجھتے تھے' آج آئی ایم ایف' ورلڈ بینک اور ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن کے "غلام ساختہ" ہتھکنڈوں سے بخوبی واقف ہو چکے ہیں۔ پسماندہ اور غریب اقوام نے آج سے پون صدی اور نصف صدی قبل نو آبادی استعمار کی سیاسی غلامی سے آزادی حاصل کی تو عین اسی لمحے ان کی گردنوں کو عالمی مالیاتی استعمار نے اپنے آہنی چنگل میں جکڑ لیا۔

پوری دنیا کو گرفت میں لینے والے "عالمی مالیاتی استعمار کے چنگل سے رہائی کا راستہ" کے موضوع پر تنظیم اسلامی نے قرآن کالج آڈیٹوریم لاہور میں ۱۶/ اکتوبر بروز ہفتہ' شام ساڑھے چھ بجے امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت ڈاکٹر اسرار احمد کی زیر صدارت کامیاب اور بھرپور سیمینار منعقد کیا جس میں ملک کے نمایاں اور ممتاز دانشوروں نے شرکت کی۔ مہمان مقررین کی آمد میں تاخیر کے باعث سیمینار کا آغاز کسی قدر تاخیر سے ہوا۔ اس سیمینار کے لئے سٹیج سیکرٹری کے فرائض ڈاکٹر ابصار احمد نے ادا کرتے ہوئے تلاوت قرآن مجید کے لئے حافظ قاری محمد الیاس آف فیروز والا کو دعوت دی۔ قاری صاحب نے سود کی حرمت کے بارے میں سورۂ بقرہ کے رکوع کی تلاوت کے ذریعے سیمینار کے شرکاء کو معاشی شعبے میں اللہ تعالیٰ کے احکامات و ہدایت کے بارے میں "تذکیر و یاد دہانی" کروائی' آیات کا ترجمہ :

"جو لوگ اپنا مال رات اور دن اور پوشیدہ اور ظاہر (راہ خدا میں) خرچ کرتے رہتے ہیں ان کا صلہ ان کے پروردگار کے پاس ہے اور ان کو (قیامت کے دن) نہ کسی طرح کا خوف ہو گا اور نہ غم۔ جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قبروں سے) اس طرح (حواس باختہ) اٹھیں گے جیسے کسی کو شیطان نے لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو۔ یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ سودا بیچنا بھی تو (نفع کے لحاظ سے) ویسا ہی ہے جیسے سود (لینا)' حالانکہ سودے کو خدا نے حلال کیا ہے اور سود کو حرام' تو جس شخص کے پاس خدا کی نصیحت پہنچی اور وہ (سود لینے سے) باز آ گیا تو جو

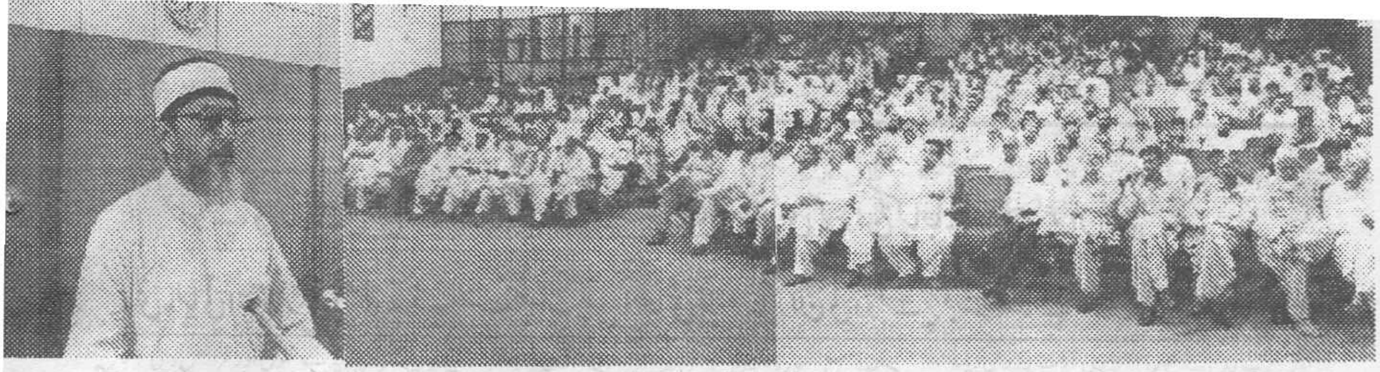

وسیع و عریض آڈیٹوریم کی تمام نشستیں سامعین سے پر ہیں۔ جناب عمران این حسین محو خطاب ہیں

پہلے ہو چکا وہ اس کا اور (قیامت میں) اس کا معاملہ خدا کے سپرد۔ اور جو دوبارہ لینے لگا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں کہ ہمیشہ دوزخ میں (جلتے) رہیں گے۔ خدا سود کو نابود (یعنی بے برکت) کرتا اور خیرات (کی برکت) کو بڑھاتا ہے اور خدا کسی ناشکرے گنہگار کو دوست نہیں رکھتا۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے اور نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے رہے ان کو ان کے کاموں کا صلہ خدا کے ہاں ملے گا اور (قیامت کے دن) ان کو نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔ مومنو! خدا سے ڈرو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو جتنا سود باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو خبردار ہو جاؤ (کہ تم) خدا اور رسول سے جنگ کرنے کے لئے (تیار ہوتے ہو) اور اگر توبہ کر لو گے (اور سود چھوڑ دو گے) تو تم کو اپنی اصلی رقم لینے کا حق ہے جس میں نہ اوروں کا نقصان اور نہ تمہارا نقصان۔ اور قرض لینے والا تنگ دست ہو تو (اسے) کشائش (کے حاصل ہونے) تک مہلت (دو) اور اگر (زر قرض) بخش دو تو وہ تمہارے لئے زیادہ اچھا ہے بشرطیکہ سمجھو۔ اور اس دن سے ڈرو جبکہ تم خدا کے حضور میں لوٹ جاؤ گے اور ہر شخص اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ پائے گا اور کسی کو کچھ نقصان نہ ہو گا"۔

(البقرہ : ۲۷۴ تا ۲۸۱)

عمران این حسین کا نام بھی آج کے مقررین کی فہرست میں شامل تھا۔ ان کی شخصیت تنظیم اسلامی کے رفقاء و احباب اور قارئین ندائے خلافت کے لئے غیر معروف اور نامانوس نہیں ہے۔ برادر عمران تنظیم اسلامی کے انقلابی کارواں کے ہم سفر و رفیق کار ہیں۔ موصوف ان دنوں امریکہ سے بطور خاص "ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس" میں سند فراغت حاصل کرنے کے لئے لاہور میں مقیم ہیں۔ ڈاکٹر ابصار احمد نے جناب عمران این حسین کا تفصیلی تعارف کروایا۔ اس دوران جمعیت علماء پاکستان (نیازی گروپ) کے رہنما جناب انجینئر سلیم اللہ تشریف لے آئے۔ ڈاکٹر ابصار احمد نے موصوف کو خطاب کی دعوت دی۔ انجینئر صاحب نے اپنے خطاب کے آغاز میں قومی اسمبلی سے شریعت بل کی منظوری کے اہم واقعے کا ذکر کرتے ہوئے پوری قوم کو مبارکباد دی کہ آج ہی قومی اسمبلی کے اجلاس میں یہ نیک کام سرانجام پایا تھا۔ سیمینار کے موضوع کے بارے میں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مالیاتی استعمار ہر زمانے میں مختلف شکلیں اختیار کر کے موقع کی مناسبت سے بھیس بدل لیتا ہے۔ اس عالمی استعمار کا اہم ترین ہدف مسلمانوں کو اپنا غلام بنا کر ان کی دولت پر اپنا قبضہ جمانا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہود نے عیسائی دنیا میں بھی سود کو جائز قرار دلوا کر آج سے قریباً دو سو سال قبل مغرب میں سودی نظام معیشت قائم کر دیا تھا۔ یہود نے اپنے استعماری مقاصد کے حصول کے لئے ورلڈ بینک ' آئی ایم ایف اور ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن جیسے ادارے قائم کئے جو سٹاک ایکسچینج کے مصنوعی اتار چڑھاؤ کے ذریعے پوری دنیا سے دو ہزار ارب ڈالر کی دولت ہڑپ کر چکے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ آٹھ بڑی طاقتوں پر مشتمل G-8 ممالک درحقیقت دنیا کی وہ استعماری قوتیں ہیں جو اپنے استعماری مفادات ہی کے لئے تمام تر منصوبہ بندیاں کرتے ہیں۔ خلیج کی جنگ میں امریکہ اور اس کی اتحادی طاقتوں نے ۱۲۰/ ارب ڈالر کی دولت ہتھیالی تھی۔ انجینئر سلیم اللہ نے کہا کہ سودی قرضوں پر استوار کردہ معیشت کی وجہ سے ملک کی پوری قومی آمدنی سود کی ادائیگی اور قرضوں کی اقساط پر صرف ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مالیاتی اداروں کی پالیسیوں پر من و عن اور بے چون و چرا عمل کرنے کی وجہ سے ملکی معیشت مکمل تباہی سے دوچار ہو چکی ہے' لہٰذا قومی سطح پر خود انحصاری کی منزل حاصل کرنے کے لئے قومی خود مختاری کا اعلان مزید ایٹمی دھماکے کر کے کیا جائے۔ انہوں نے "عالمی مالیاتی استعمار کے چنگل سے رہائی" کا راستہ تجویز کرتے ہوئے کہا کہ حکومت بلاتاخیر سودی نظام کا خاتمہ کرنے کا اعلان کرے' بیرونی سود کی ادائیگی سے صاف انکار کرے اور ڈیفالٹ قرار دیئے جانے کے اندیشے کو خاطر میں نہ لائے۔

سیمینار کے دوسرے مقرر جناب عمران این حسین کا خطاب انگریزی میں تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ پاکستان کو جس معاشی بحران کا سامنا ہے اس کے حل کے لئے ہمیں قرآن حکیم سے رہنمائی لینا ہو گی۔ اللہ کی کتاب سے رجوع کرنے میں ہی ہماری کامیابی ہے اور اس کی ہدایت سے روگردانی میں سراسر گھاٹا ہے۔ قرآن کی رو سے ہر قسم کا سودی لین دین حرام ہے۔ نبی ﷺ کے فرمان کے مطابق سود لینے والا' سود دینے والا' سودی معاہدے کی کتابت کرنے والا' اور اس قسم کے معاہدے کے گواہ' سب کے سب لعنت کے مستحق ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ فوری طور پر بیرونی قرضوں پر سود کی ادائیگی روک دیں۔ تاہم قرآن حکیم کی رو سے ہم راس المال ادا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ اس ضمن میں ہمیں اعلان کرنا چاہئے کہ ہم اپنی سہولت سے بیرونی اداروں کی اصل رقوم لوٹائیں گے۔ نیز ہمیں چاہئے کہ آج تک جس قدر سود کی ادائیگی ہم کر چکے ہیں' اس رقم کو بھی راس المال کی ادائیگی قرار دے دیں! جب ہم یہ جرأت مندانہ قدم اٹھائیں گے تو نتیجے کے طور پر روپے کی قدر میں تیزی سے کمی آئے گی۔ اس صورت حال کا مقابلہ کس طرح کیا جائے گا؟ ماہرین معاشیات کے پاس کوئی جواب ہے تو وہ پیش کریں! اصل حل یہ ہے کہ ہم کاغذی کرنسی کو ختم کر کے سونے اور چاندی کے سکوں کو دوبارہ رائج کریں جن کی اپنی ذاتی قدر (Intrinsic Value) ہوتی ہے اور جو کاغذی کرنسی کی طرح مارکیٹ کے اتار چڑھاؤ کے محتاج نہیں ہوتے۔ اس کے علاوہ موجودہ معاشی بدحالی کا کوئی اور حل ممکن نہیں ہے!

سیمینار کے تیسرے مقرر آئی ایس آئی کے سابق سربراہ جنرل (ر) حمید گل نے کہا کہ میں بنیادی طور پر ایک فوجی سپاہی ہونے کی حیثیت سے زیر بحث موضوع پر گفتگو کا اگرچہ اہل نہیں ہوں تاہم چند گزارشات پیش خدمت ہیں۔ جس ماحول میں ہم رہنے پر مجبور ہیں وہ مغرب کی طاقت کا پیدا کردہ ماحول ہے۔ موجودہ دنیا کی سپریم طاقت کے دعوی دار اور امریکی صدر بل کلنٹن کی ۲۲/ ستمبر ۹۸ء کو اقوام متحدہ میں کی گئی تقریر بہت اہمیت کی حامل ہے۔ کلنٹن نے اپنی تقریر میں یہ تسلیم کیا کہ مغرب کو اقدار کے ٹکراؤ کا سامنا ہے۔ کلنٹن نے اسلام کا نام تو نہیں لیا مگر حقیقت میں اس سے مراد اسلام ہی ہے کہ اسلام اقدار کے مجموعے ہی کا تو نام ہے! چنانچہ صدر کلنٹن کے اس خطاب سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ وہ دو قومی نظریہ جو پہلے صرف برصغیر تک محدود تھا' جس کے نتیجے میں پاکستان معرض وجود میں آیا' اب پوری دنیا میں کارفرما ہو چکا ہے۔ بنیادی اقدار کا تعلق درحقیقت سماجی اور معاشی نظام سے ہے۔ قبل ازیں مغرب کا اشتراکیت کے ساتھ مقابلہ تھا' کیمونزم کو سماجی کی بجائے ایک معاشی نظام کہنا زیادہ موزوں ہو گا۔ یہ نظام جب ناکامی سے دوچار ہو گیا تو اب اسلام مغرب کا ہدف بن چکا ہے جو اگرچہ "حالت نمو" میں ہے یعنی اسلام کا سماجی اور معاشی

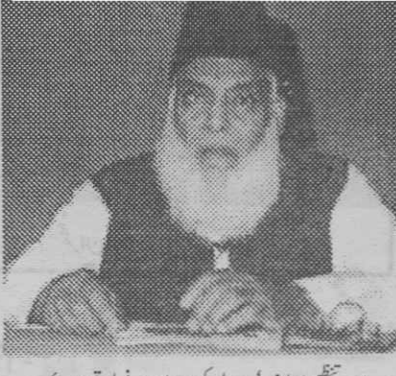

امیر تنظیم اسلامی، سیمینار کی صدارت فرماتے ہوئے

نظام ابھی تک عمل کی دنیا میں جلوہ گر نہیں ہوا مگر اس کے باوجود مغرب نے اسلام سے خطرہ محسوس کر کے اس کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔ لہٰذا ہمیں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ عالم اسلام اور مغرب کے درمیان ٹکراؤ اور تصادم کی فضا قائم ہو چکی ہے۔ پاکستان چونکہ Social Monitry System کے قیام کے لئے معرض وجود میں آیا ہے، اس لئے پاکستان کو عالم اسلام اور مغرب کے مابین اس جنگ میں ہراول دستہ کی حیثیت حاصل ہے۔ جب آپ اس پیش منظر میں مسئلہ کی نزاکت کو سمجھیں گے تو پھر آپ پر تمام حقائق واضح ہو سکیں گے۔

جنرل (ر) حمید گل نے کہا کہ طاقت کے چار عناصر ہوتے ہیں جن میں سے پہلا سیاسی، دوسرا سماجی اور نظریاتی، تیسرا معاشی اور چوتھا عسکری و دفاعی ہے۔ مغرب کو اس وقت پوری دنیا میں سیاسی غلبہ حاصل ہے اور مغرب لبرل ازم اور جمہوریت کے نام پر امت مسلمہ پر اپنی نظریاتی یلغار کر رہا ہے۔ اسلام سودی معیشت کا سختی سے مخالف ہے جبکہ مغرب کا سودی نظام پوری انسانیت کے استحصال کا باعث بنا ہوا ہے۔ سودی نظام کی وجہ سے چند ہاتھوں میں دولت کا ارتکاز ہے۔ چنانچہ مائیکرو سافٹ بنانے والے ادارے کے ایک شخص کے پاس ۵۸ ارب ڈالر کا سرمایہ جمع ہو چکا ہے۔ اسلام دولت کے چند ہاتھوں میں ارتکاز کی بجائے پورے معاشرے میں اس کی عادلانہ تقسیم پر زور دیتا ہے۔ مغرب کسی اخلاقی نظریہ کی بجائے مادی نقطہ نظر کا علمبردار ہے اور وہ اس دنیا کی زندگی کو خوشگوار اور پر آسائش بنانے کے لئے سب کچھ کر رہا ہے اور آج زندگی بذات خود ایک ہدف بن چکی ہے، جس کو بامعنی بنانے کے لئے ہر طرح کے جائز و ناجائز ہتھکنڈے استعمال کئے جاتے ہیں تاکہ زندگی میں آسانیاں اور سہولتیں پیدا کی جا سکیں، اسلام اس حیات فانی کے بعد ابدی زندگی کے نظریہ کی بات کرتا ہے چنانچہ اس شعبے میں بھی اسلام اور مغرب کا تصادم ایک فطری امر ہے۔

مغرب کے معاشی نظام میں بینکاری نظام پر استوار سودی معیشت اور ٹیکسیشن سسٹم کو بہت اہمیت حاصل ہے جبکہ اسلامی نظام، بینکاری نظام کی بجائے بیت المال پر قائم ہوتا ہے اس لئے جب تک موجودہ بینکاری نظام پر کاری ضرب نہیں لگائی جاتی، بات نہیں بنے گی۔ آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے ادارے اس نظام کی وجہ سے پوری دنیا پر حکمرانی کر رہے ہیں۔ چنانچہ ماضی میں نو آبادیاتی استعمار نے توپوں کے ذریعے قوموں کو اپنا غلام بنا لیا تو آج کا مالیاتی استعمار آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے ذریعے قوموں کو اپنا غلام بنا رہا ہے۔ موجودہ استعمار نے عالمی مالیاتی اداروں کے ذریعے ذرائع پیداوار اور ان کی تقسیم کو اپنے قبضہ میں جکڑ لیا ہے چنانچہ آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے موجودہ کردار سے "Nation State" کا تصور ختم ہو کر رہ گیا ہے۔ ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشنز اور دیگر عالمی معاہدے دراصل پوری دنیا کو اپنی گرفت میں لانے کے ہتھیار ہیں۔

جنرل (ر) حمید گل نے تجاویز دیتے ہوئے کہا کہ اندرون ملک موجودہ بینکاری نظام کو یکسر ختم کر کے بیت المال کا نظام قائم کیا جائے جو مکمل طور پر سود سے پاک نظام ہو۔ اسی طرح ٹیکس کے ظالمانہ غیر انسانی اور غیر اخلاقی نظام کو بدل دیا جائے۔ گزشتہ سال پاکستان میں ٹیکسوں کی آمدنی کا ہدف ۳۰۰ ارب ڈالر مقرر کیا گیا جس میں سے ۲۰ فیصد براہ راست ٹیکس کے ذریعے جبکہ ۸۰ فیصد بالواسطہ ٹیکسوں کے ذریعے

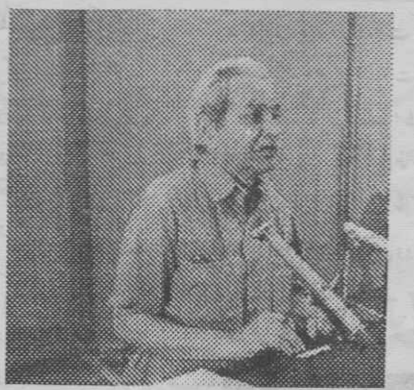

جناب محمود مرزا، پیرانہ سالی کے باوجود موضوع کا حق ادا کرتے ہوئے

حاصل کی گئی جس کا بوجھ اس غریب طبقے پر بھی پڑتا ہے جو دو وقت کی روٹی کا محتاج ہے۔ لہٰذا اس نظام کو بھی ختم کرنا ہو گا۔ جب آپ سود پر استوار نظام بینکاری اور موجودہ ٹیکسز کے نظام کا خاتمہ کر دیں گے تو دنیا میں تہلکہ مچ جائے گا اور دنیا جو ٹیکسوں کے ظالمانہ نظام میں جکڑی ہوئی ہے، وہ اسلام کی طرف دیوانہ وار لپکے گی چنانچہ اسلام کا سیدھا سادہ اصول استعمال کرتے ہوئے پیداوار اور جمع شدہ دولت پر زکوٰۃ و عشر کو نافذ العمل کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ لگژری گاڑیوں اور بڑے بڑے بنگلہ نما مکانات پر بھاری ٹیکس عائد کر کے اس سرمایہ کو قومی فلاح و بہبود کے لئے استعمال کیا جائے۔

جنرل (ر) حمید گل نے کہا کہ پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جہاں اسلام کے استحصال سے پاک عادلانہ نظام کے قیام کے روشن امکانات موجود ہیں اس لئے کہ اس کا قیام ہی اسلام کے نام پر عمل میں آیا تھا۔ پاکستان کو دنیا بھر کی استعماری قوتوں کے عزائم کے خلاف چیلنج کی حیثیت حاصل ہے۔ وہ ایٹمی صلاحیت بھی اللہ کے فضل سے حاصل ہو گئی ہے جو مضبوط ڈیٹرنٹ کی حیثیت رکھتی ہے۔ پاکستان کے عوام اسلامی نظام عدل کے قیام کے خواہش مند ہیں، پاکستان میں ہر نظام آزمایا جا چکا ہے اور وہ ناکامی سے دوچار ہوا ہے اور سب سے بڑھ کر پاکستان کا محل وقوع اور اس میں موجود افرادی قوت اور مادی وسائل اس قابل ہیں کہ پاکستان کو پوری دنیا کے لئے مثالی اسلامی ریاست بنایا جا سکتا ہے۔ آخر میں جنرل حمید گل نے کہا کہ پندرھویں ترمیم کے بعد اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے انقلابی جدوجہد کی ضرورت ہے۔

جناب ایس ایم ظفر۔ اپنا نقطہ نظر بیان کرتے ہوئے

معروف قانون دان ایس ایم ظفر نے کہا کہ ملک کی معاشی بدحالی میں صرف عالمی اداروں اور بیرونی دنیا ہی کا دخل نہیں بلکہ یہ ہمارا اپنا کیا دھرا بھی ہے کہ ہم مسلسل غلط معاشی پالیسیوں پر عمل پیرا ہیں اور تعلیمی میدان میں شرمناک حد تک پیچھے ہیں۔ چنانچہ ہمیں اپنی غلطی کا اعتراف بھی کرنا چاہئے نہ کہ صرف دوسروں کو ہی مورد الزام ٹھہراتے رہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ملک کو اسلام کا گہوارہ بنانے کے لئے انفرادی اور اجتماعی سطح پر اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا چاہئے اور قول و فعل کے تضاد کو ختم کر کے وسیع پیمانے پر نہ صرف بنیادی بلکہ جدید تعلیم کو فروغ دینا چاہئے تاکہ موجودہ جہالت ختم کر کے ہم تعلیمی میدان میں مغرب کا مقابلہ کر سکیں۔

معروف کالم نگار محمود مرزا۔ نے کہا کہ دنیا اب سمٹ کر ایک عالمی گاؤں کی شکل اختیار کر گئی ہے اس کا منطقی تقاضا یہ ہے کہ پوری دنیا میں ایک ہی نظام کے قائم ہو۔ چنانچہ پوری دنیا میں ایک ہی عالمی نظام کے قیام کی نہ صرف فطرت

انجینئر سلیم اللہ، عالمی مالیاتی استعمار کی نقاب کشائی کرتے ہوئے

متقاضی ہے بلکہ موجودہ حالات کا بھی یہی تقاضا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صرف اسلام ہی اس عالمی نظام کے تمام تقاضوں کے عین مطابق ہے۔ انہوں نے اعداد و شمار کی روشنی میں یہ ثابت کیا کہ ہماری غلط معاشی حکمت عملی کے باعث نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ ہم ڈیفالٹ ہونے کے قریب ہیں۔

آخر میں ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے صدارتی کلمات ارشاد فرمائے۔ انہوں نے اجتماع کو کامیاب قرار دیا۔ بالخصوص اس اعتبار سے کہ سیمینار کے لئے جن پانچ مقررین کے ناموں کا اعلان کیا گیا تھا وہ سب کے لئے سب تشریف لائے اور سب کی گفتگو اعلیٰ علمی افادیت کی حامل تھی۔ عالمی

(باقی صفحہ آخر پر)

ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور
سی پی ایل نمبر: 127
جلد ۷، شمارہ ۴۱
سالانہ زر تعاون ۔/۱۷۵ روپے

پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چوہدری
مطبع: مکتبہ جدید پریس۔ ریلوے روڈ، لاہور
مقام اشاعت: ۳۶۔کے، ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: ۵۸۶۹۵۰۱-۰۳

معاونین برائے مدیر:
○ مرزا ایوب بیگ ○ نعیم اختر عدنان
○ سردار اعوان
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

مسلم اُمہ ۔ خبروں کے آئینے میں (انتخاب : مرزا ندیم بیگ)

اسامہ کے ساتھی پر امریکی تنصیبات کو نشانہ بنانے کا الزام

امریکہ نے اسامہ بن لادن کے قریبی ساتھی ممدوح سلیم کے خلاف لگائے گئے الزامات کا دائرہ وسیع کرتے ہوئے کہا ہے کہ ممدوح سلیم جو اسامہ بن لادن کا دست راست ہے' امریکی شہروں میں دھماکہ خیز اشیاء کی اسمگلنگ اور امریکی فوجی تنصیبات کو نشانہ بنانے کی کارروائیوں میں ملوث رہا ہے۔ جرمنی سے شائع ہونے والے ایک میگزین کے مطابق یہ نئے الزامات امریکی فیڈرل بیورو اور ایف بی آئی کے ایک ممبر نے جرمن حکام کو فراہم کئے ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ مخبر نے خود کو اسامہ بن لادن کا کارندہ اور ممدوح سلیم کا قریبی ساتھی ظاہر کیا ہے تاہم میگزین کے مطابق جرمن حکام ممدوح سلیم پر ان الزامات کو انہیں امریکی حکام کے حوالے کرنے کے سلسلے میں ناکافی سمجھتے ہیں۔ واضح رہے کہ ممدوح سلیم کے خلاف امریکی حکام نے امریکی سفارت خانوں میں بم دھماکوں اور امریکی شہریوں کے خلاف دہشت گردی کی کارروائیوں میں ملوث ہونے کے الزامات عائد کئے تھے' ان الزامات کی بنیاد پر امریکی حکام نے جرمنی سے مطالبہ کیا تھا کہ اسامہ کے قریبی ساتھی ممدوح سلیم کو امریکی حکام کے حوالے کیا جائے تاہم جرمن حکام نے امریکی مطالبے کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ امریکی حکام واضح ثبوت فراہم کریں۔

داڑھی کی وجہ سے تین افغان باکسر مقابلے سے باہر

افغانستان کے تین باکسروں کو داڑھی کی وجہ سے کراچی میں گزشتہ دنوں شروع ہونے والے باکسنگ کے بین الاقوامی مقابلے میں حصہ لینے سے روک دیا گیا ہے۔ حکام نے بتایا ہے کہ ٹورنامنٹ کے قواعد کے تحت داڑھی رکھنے والے باکسر شرکت نہیں کر سکتے۔ افغان باکسروں نے داڑھیاں صاف کرانے سے اس بنا پر انکار کر دیا کہ طالبان انتظامیہ کے حکام انہیں داڑھی کے بغیر وطن واپس آنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ ٹورنامنٹ کے نگران حکام نے بتایا کہ انہوں نے افغان باکسروں کو اس لئے مقابلوں میں حصہ لینے سے روکا ہے کیونکہ انٹرنیشنل امیچور باکسنگ ایسوسی ایشن کے قواعد کے تحت داڑھی والا کوئی باکسر رِنگ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جہاں تک ایرانی باکسروں کا تعلق ہے وہ بھی عارضی طور پر داڑھیاں صاف کرا کے مقابلوں میں حصہ لیتے ہیں۔

امریکی قیدیوں میں دین اسلام کی مقبولیت

امریکہ کی جیلوں میں بند مجرموں کو اسلام کی دعوت دے کر انہیں اچھا شہری بنانے کے لئے پریزن مسلم آرگنائزیشن کی کوششیں رنگ لانا شروع ہو گئی ہیں۔ اس تنظیم نے دعوت کے نام سے مسلمان قیدیوں کی بہبود کے لئے بھی مختلف منصوبے شروع کر رکھے ہیں۔ تنظیم کے ترجمان کے مطابق جیلوں میں قید افراد تیزی سے اسلام کی طرف راغب ہو رہے ہیں حتیٰ کہ تنظیم اب کارکنوں کی تلاش میں ہے جو اسلام لانے والے قیدیوں کو مزید تعلیم دے سکیں۔

اسامہ کو افغانستان سے نکالنے کی سعودی درخواست مسترد

طالبان نے اسامہ بن لادن کو افغانستان سے نکال دینے کی سعودی درخواست مسترد کر دی۔ سعودی انٹیلی جنس کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے افغانستان جا کر طالبان رہنماؤں سے درخواست کی تھی کہ وہ اسامہ بن لادن کو ملک سے نکال دیں جن پر افریقہ میں امریکی سفارت خانوں میں بم دھماکے کرنے کا الزام ہے۔ امریکی اخبار "نیویارک ٹائمز" کے مطابق مذکورہ سعودی عہدیدار کلنٹن انتظامیہ کے کہنے پر افغانستان گئے تھے لیکن طالبان کے سربراہ ملا عمر نے یہ درخواست ٹھکرا دی۔ سعودی عہدیدار کی ملا عمر سے ملاقات افغانستان پر امریکی حملے کے بعد ہوئی تھی۔ امریکی عہدیداروں کے مطابق وہ اسامہ بن لادن کے افغانستان سے نکالے جانے کی حمایت کرتے ہیں تاہم امریکہ چاہتا ہے کہ ان پر سعودی عرب کے بجائے امریکہ میں مقدمہ چلایا جائے۔

نائیجیریا اور کولمبیا کی پائپ لائنوں میں دھماکے

نائیجیریا اور کولمبیا میں اتوار کے دن تیل کی پائپ لائنوں میں دھماکوں کے نتیجے میں ۶۰۰ سے زائد افراد ہلاک ہو گئے۔ وسطی نائیجیریا میں پائپ لائن میں آگ کسی حادثے کے نتیجے میں لگی۔ پٹرول تیزی سے بہہ نکلا اور ایک بڑے رقبے پر آگ بھڑک اٹھی۔ حکومت نے اس دھماکے کے لئے بائیں بازو کے باغیوں کو ذمہ دار قرار دیا ہے۔ ماضی قریب میں بھی باغی تیل کی پائپ لائن کو تخریب کاری کا نشانہ بناتے رہے ہیں۔ کسی گروپ نے ابھی تک دھماکے کی ذمہ داری قبول نہیں کی۔

مقبوضہ جموں کی جیل سے تین پاکستانی مجاہد فرار

مقبوضہ جموں کی مرکزی جیل سے تین پاکستانی مجاہد فرار ہو گئے' ان میں مشہور مجاہد عرفان احمد بھی شامل تھا جو ۱۹۹۵ء میں مولانا آزاد اسٹیڈیم میں بم دھماکے میں ملوث تھا۔ اس دھماکے میں آٹھ افراد ہلاک ہوئے تھے جبکہ جموں و کشمیر کے اس وقت کے گورنر کرشنا راؤ بال بال بچ گئے تھے۔ فرار ہونے والوں میں محمد کلیم اور محمد خالد بھی شامل ہیں۔

بقیہ : روداد سیمینار

مالیاتی استعمار کے چنگل سے رہائی کا راستہ بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمیں قرآن و سنت کی بالادستی کا اعلان کر کے جرأت مومنانہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے فوری طور پر ڈیفالٹ کا اعلان کر دینا چاہئے اور حقیقت یہ ہے کہ حکومت کی پالیسیاں ملک کو اسی سمت لے جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں فوری طور پر اندرونی اور بیرونی ہر دو سطح پر سود کے خاتمے کا اعلان کر دینا چاہئے۔ صدارتی کلمات اور اختتامی دعا کے ساتھ یہ سیمینار اختتام پذیر ہو گیا۔